Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 5588

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا

مصباح

ربوہ

قیمت فی پرچہ ۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں کی جائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پچھلے دنوں گوٹھ میں تکلیف رہی ہے۔ گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کو صحت ہو رہی ہے۔ لیکن حضور کی ادنیٰ سی تکلیف بھی ہمارے لئے کرب و اضطراب کا موجب ہے۔ اس لئے تمام بہنیں اپنے پیارے امام کے لئے شب و روز اپنے مولا کے حضور دست بدعا رہیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقدس وجود کے زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جس کی اس نے پہلے اور پچھلے صحیفوں میں خبر دی ہے۔ اس لئے شکر گذاری کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہم ہر وقت دعاؤں اور صدقات میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔ ......

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب بھی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ صحت و مرض میں اتار چڑھاؤ رہتا ہے۔ اُن کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ کہ شافیٔ مطلق انہیں جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی و علمی رسالہ

ماہنامہ مصباح ربوہ

مدیرہ
امۃ اللہ خورشید

زیر انتظام
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر ۵	بابت ماہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری شمسی مطابق اگست سنہ ۱۹۵۰ء	جلد ۲۲

فہرست مضامین

شذرات
معروضات
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
فی نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم
احادیث النبی — منقول از مقامات النساء
اپنے اندر بیداری کی روح پیدا کرو۔ — از حضرت امیر المومنین
قرآن کریم کی شان — ممتاز بیگم
جب قتل و خونریزی ایک کھیل سمجھا جاتا تھا۔ — محترمہ نصیرہ نزہت
رپورٹ تعلیم القرآن — محترمہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ہجرت اور ہمارے فرائض — محترمہ عابدہ عفی عنہا
مہمان نوازی — از حلیمہ بیگم جماعت پنجم - ربوہ
اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اسلام کو فتح حاصل ہو سکتی ہے — امۃ الباسط صاحبہ سیکرٹری - قائمقام
ایک احمدی ماں کی اپنے بیٹے کو نصیحت — محترمہ شمیم صاحبہ
زکام — محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ
حقیقت — محترم مصلح الدین صاحب راجیکی
لطائف — محترمہ عائشہ بیگم ربوہ
تلقین — محترمی ثاقب زیروی
بہن کے نام خط — بشریٰ سلطانہ
بچوں کی تربیت کیلئے چند ضروری باتیں۔ — محترمہ امۃ اللہ خورشید
خزینۃ الجواہر — محترمہ محمودہ ملتان
مفید نسخے — محترمہ نصیرہ نزہت
کشیدہ کاری — از بشریٰ ناہید سرگودھا
وصایا

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائل پور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

یوم پاکستان

آج پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے پورے تین سال ہو چکے ہیں۔ ہمیں دلی مسرت ہے کہ قائداعظم مرحوم کا لگایا ہوا پودا اپنی زندگی کی تین بہاریں نہایت کامیابی و کامرانی سے گزار چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے۔ کہ دن دُونی اور رات چوگنی ترقی کریگا۔ دشمنوں نے اس کی تباہی کے لئے بہتیری سرنگیں لگائیں۔ بہتیرے جال پھیلائے۔ بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام شطاریاں ان کے منہ پہ دے ماریں۔ وہ جو پاکستان کی تباہی کے حسین خواب دیکھ رہے تھے۔ اُن کی یہ خواہشیں اضغاثِ احلام ثابت ہوئیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ ترقی ہمارے لئے خوشکن ہے۔ لیکن اس امر پر اکتفاء کر لینا عزمِ مسلمانی کے خلاف ہے۔ پاکستان تو ہمارا نشان و منزل ہے۔ ابھی ہماری منزل بہت دور ہے۔ ہوشیار دشمن گھات میں ہے۔ بے اندازہ مشکلات و مصائب ہمارا راستہ روکے ہوئے ہیں۔ ایک متحدانہ اور کامیاب جدوجہد ہی ان تمام مشکلات کا ایک جنبش میں خاتمہ کر سکتی ہے۔ ہمارا کام اس وقت ختم ہوگا۔ جب کہ تمام دُنیا پر اسلام کا جھنڈا لہلہائے گا۔ اور تمام فضاء توحیدِ الٰہی کے نعروں سے گونج اُٹھے گی۔

یہ ہرگز فراموش نہ کریں۔ کہ پاکستان اسوقت ہمارے ہاتھ میں قائداعظم مرحوم اور مظلوم مسلمانوں کی ایک یادگار ہے۔ اس کی حفاظت میں معمولی سی کوتاہی بڑی تباہی لانے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس کی تعمیر میں لکھوکہا مسلمانوں نے اپنی قربانی پیش کی ہے۔ اور بہت سی مخلوق کو ایک عظیم انقلاب سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ کہ وہ جن کی نوبت کی صدا آسمانوں میں گونج پیدا کرتی تھی۔ آج وہ منوں مٹی کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ وہ جو کبھی ایک قدم نہیں چلے تھے۔ انہیں جانِ عزیز کی حفاظت کے لئے دنوں صحرا نوردی اور دشت پیمائی کرنا پڑی۔ وہ جو ہر وقت یاسمین پوشاکوں میں ملبوس رہتے تھے۔ دشمنوں کی ظالم سنگینوں نے چشم زدن میں انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنا دیا۔ وہ جو نازک اندامی میں بے مثال تھے ہوس کاری کا شکار ہو کر گدھوں کی خوراک بن گئے۔ وہ جن کے محلات قسما قسم کے قمقموں اور فانوسوں سے جگمگا اُٹھتے تھے اور قدم قدم پر حشم و خدم بلائیں لینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آج خستہ جھونپڑیوں میں مایوس زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔

یہ سب کچھ کیا تھا؟

یہ اس عظیم الشان اسلامی مملکت کے لئے قربانی تھی۔ جس نے وجود میں آتے ہی مسلمانوں کو اپنی آغوشِ حفاظت میں لے لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہر بڑا کام بڑی قربانی چاہتا ہے۔ اور اسمیں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کو پاکستان بنانے کے لئے عظیم الشان قربانی دینی پڑی ہے۔ لیکن قربانی کے خون سے سینچا ہوا درخت اسی وقت ثمر ور ہو سکتا ہے۔ جبکہ متواتر قربانی، پیہم جد و جہد، خالص نظم و اتحاد اور محکم یقین سے اُس کی آبیاری کی جائے۔ اور ہمارے اندر وہی جذبۂ عمل پایا جائے۔ جو صحابہ کرام کے اندر پایا جاتا تھا۔ وہ تعداد میں قلیل تھے۔ لیکن خدا اُن کے ساتھ تھا۔ اُن کو خدا اور رسول پہ کامل بھروسہ تھا۔ بے شک اُن کے پاس ساز و سامان نہ تھا۔ مگر اتفاق، ایثار، صداقت، ہمت شجاعت، صبر اور قناعت سے مالا مال تھے۔ اُن کی لغت میں موت کے معنی حیاتِ رزم کے معنے بزم، فاقہ کے معنی روزہ، زندہ کے معنی غازی اور مقتول کے معنے شہید تھے۔ وہ دنیا کو فانی اور عقبیٰ کو باقی سمجھتے تھے۔ اور اللہ کی راہ میں جان دینے کو نجاتِ ابدی خیال کرتے تھے یہ جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ روحانیت میں انقلاب نہ ہو۔ اور رُوحانیت میں انقلاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" کے لواء کے نیچے پناہ لی جائے۔

ولادت

میرے بھائی کے گھر خدا تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام عبد الرشید رکھا ہے۔ اس کی صحت اور درازیِ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے سب مصباحی بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

امۃ الرشید اہلیہ محمد حسن صاحب
چک نمبر ۳۳ جنوبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معروضات

* ۱۔ اس سے پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ مضمون کا جو حصہ ماخوذ ہو۔ اس کا حوالہ دیا جانا ضروری ہے۔ آئندہ بہنیں اپنے مضامین میں اس کا پوری طرح خیال رکھیں۔
* ۲۔ جو بہنیں ہمیں اپنی مفید معلومات سے مستفیض فرما رہی ہیں۔ ہم ان کے بتہ دل سے مشکور ہیں۔ ان میں سے جو مضامین قابلِ اشاعت ہوتے ہیں حسبِ گنجائش شائع کر دیئے جاتے ہیں۔
* ۳۔ خریدار بہنوں سے التماس ہے۔ کہ وہ رسالہ کی ابتدائی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپے (صر) جلد از جلد روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
* ۴۔ تمام لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے رسالہ کی اشاعت بڑھانے میں تعاون فرماویں۔ ہر لجنہ یا خریدار مہیا کر کے ایک رسالہ ایک سال کے لئے مفت اپنی لجنہ یا کسی مستحق بہن کے نام جاری کروا سکتی ہیں۔
* ۵۔ آئندہ ایک صفحہ بزمِ مصباح کیلئے مختص ہوگا۔ تمام بہنیں اپنی ضروریات سے متعلق سوالات و جوابات ہمیں ارسال فرماویں۔ ہم انہیں "مصباح" کے ذریعہ بہنوں کی خدمت میں پیش کر دیا کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

والدہ کی عزّت

پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی یہ ہے۔ کہ والدہ کی عزّت کرے۔ اویس قرنی کیلئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے۔ کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے۔ کہ پیغمبرِ خُدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ مگر وہ اُن کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمتگزاری اور فرمانبرداری میں پُوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیّت فرمائی۔ یا اویس کو یا مسیحؑ کو یہ ایک عجیب بات ہے۔ جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جب حضرت عُمرؓ ان سے ملنے کو گئے۔ تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں۔ اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی۔ اور پھر یہ قبولیّت اور عزّت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں۔ اور والدہ کا نام ایسی بُری طرح لیتے ہیں۔ کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق کو ظاہر کر کے ماننا نہیں چاہتا۔ تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے۔ ایسے نمونہ سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ ہیں۔ جو ماں باپ تک کی بھی عزّت نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پدری اطاعت و وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے۔ ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے اس قصیدہ کے اٹھائیس اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔ مزید دس درج ذیل ہیں۔

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ
بہت سے بدعتی سارنگیوں سے باتیں کرنے والے

قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ
آپ کے طفیل رحمٰن سے ہمکلام ہو گئے

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
بہتیرے تھے جو خوشبودہن عورتوں کے عشق میں گرفتار تھے

فَجَذَبْتَهٗ جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ
لیکن آپ نے انہیں قرآن مجید کی طرف کھینچ لیا

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
آپ نے زندہ کر دیا صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے

مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ
کون ہے جو آپ کا نظیر بن سکے اس شان میں

تَرَكُوا الْغُبُوْقَ وَبَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اسکی لذت کے بدلے میں

ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ
دعا کی لذت اختیار کر لی غموں کی راتوں میں

كَانُوْا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِيْ قَبْلَهَا
وہ اس سے پہلے سارنگیوں کی سروں کی

قَدْ أُحْصِرُوْا فِيْ شُحِّهَا كَالْعَانِيْ
محبت میں قیدی کی طرح گرفتار کر دیئے گئے تھے

قَدْ كَانَ مَوْتِعُهُمْ أَغَانِيْ دَائِمًا
ان کا میدان خوشی ہمیشہ راگ رنگ تھا

طَوْرًا بِغِيْدٍ تَارَةً بِدِنَانِ
یہ راگ رنگ کبھی نازک اندام عورتوں سے ہوتا اور کبھی شراب کے مٹکوں سے

مَا كَانَ فِكْرًا غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِيْ
ان کو سوائے گانے والی عورتوں سے شغف کے اور کوئی فکر نہ تھا

أَوْ شُرْبِ رَاحٍ أَوْ خَيَالِ جِفَانِ
یا شراب نوشی کا فکر تھا یا شراب کے پیالوں کا خیال رہتا

كَانُوْا كَمَشْغُوْفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ
وہ بوجہ جہالت فساد کے شیدائی تھے

رَاضِيْنَ بِالْأَوْسَاخِ وَالْأَدْرَانِ
میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے

عَيْبَانِ كَانَ شِعَارُهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ
ان کی جہالت کی وجہ سے دو عیب ان کا شعار ہو گئے تھے

حُمْقُ الْحِمَارِ وَوَثْبَةُ السِّرْحَانِ
گدھے کی سی حماقت اور بھیڑیئے کا سا حملہ

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ
پس اے آفتاب ہدایت آپ ان کی رہنمائی کیلئے طلوع کیا

لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَجْهِكَ النُّوْرَانِيْ
تاکہ آپ انہیں اپنے نورانی چہرہ سے منور کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَحَادِیْثُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

منقول از مقاماتُ النِّسَاء

(۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ کہ اے عائشہ یہ جبرئیل آتے ہیں۔ اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" لیکن یا رسول اللہ آپ ہی اس (نورانی) وجود کو دیکھتے ہیں۔ میں نہیں دیکھ رہی۔

تشریح:۔ اس حدیث سے حضرت عائشہ رضؓ کا رُوحانی مقام ظاہر ہے۔ کہ خدا کے فرشتوں کا سردار ان پر سلام بھیجتا ہے۔ جب ایک عورت اس روحانی مقام کو پاسکتی ہے تو دوسری عورتیں کیوں نہیں پاسکتیں مگر کوشش اور جذب فضل شرط ہے۔

(۱۲) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد ان کی ہمشیرہ ہالہ بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کیلئے اجازت طلب کی۔ تو حضور علیہ السلام ان کی آواز سن کر چونک پڑے۔ اور آپ کو اس آواز سے حضرت خدیجہ کی آواز اور اُن کی اجازت طلب کرنا یاد آگیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یا خدایا یہ تو ہالہ ہے

تشریح:۔ بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا بھی ایمانداری کا خاصہ ہے۔ حضرت خدیجہ کی بہن کی آواز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں حضرت خدیجہ کی یاد تازہ ہوگئی۔ اللہ اللہ کیا شانِ وفاداری ہے۔

(۱۳) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری (یعنی مرض موت) شدت اختیار کرگئی۔ اور آپ کے لئے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا۔ تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت چاہی۔ کہ آئندہ میرے گھر میں آکر بیماری کے دن گذاریں۔ اور سب بیویوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

تشریح:۔ متعدد بیویوں کی صورت میں ان کے درمیان باریوں کی تقسیم فرض ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس فرض کو آخر وقت تک ادا فرمایا۔ جب نقل مکانی آپ کے لئے ناممکن ہوگئی۔ تب آپ نے بیویوں کی اجازت سے حضرت عائشہؓ کے گھر میں قیام فرمایا۔ سبحان اللہ بیویوں کے حقوق کی ادائیگی۔ اور ان میں مرض الموت تک عدل کے قیام کا اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پاک نمونہ تھا۔

(۱۴) حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک عورت کچھ مانگنے کے لئے میرے ہاں آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں بھی تھیں۔ اس وقت میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اسے وہ کھجور کا ٹکڑا ہی دے دیا۔ اس نے آپ کچھ نہ کھایا۔ اور وہ کھجور دونوں بچیوں میں بانٹ دی۔ اس کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے۔ تو میں نے اس واقعہ کی آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جس شخص کا بیٹیوں کی ولادت کے ذریعہ امتحان لیا جائے۔ اور وہ ان سے حسن سلوک کرے اس کے لئے وہ آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہونگی۔

تشریح: بچیوں کے ساتھ شفقت کا سلوک اور خود بھوکے رہ کر بھی اُن کو کھلانے کا اجر جنت ہے۔ نعم الثواب وحسنت مرتفقا۔

(۵) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔ بات کرنے کے انداز میں روایت بیان کرنے کے طریق میں اور اُٹھنے بیٹھنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے۔ کہ حضرت فاطمہ آرہی ہیں۔ تو انہیں خوش آمدید کہتے اُٹھکر ملتے پیار کرتے اور ہاتھ تھامے ہوئے اپنے ساتھ لاتے۔ یہاں تک کہ اپنی جگہ پر لاکر بٹھاتے اور حضرت فاطمہ کا یہ طریق تھا۔ کہ جب حضور علیہ السلام ان کے ہاں جاتے۔ تو وہ مرحبا کہتیں اور اُٹھکر آگے بڑھتیں اور پیار کرتیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں تھے۔ تو حضرت فاطمہ آئیں۔ حضور نے انہیں مرحبا کہا۔ اور پیار سے بوسہ دیکر ان کے کان میں ایک بات کہی۔ جس سے حضرت فاطمہ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ حضور نے اُن کے کان میں ایک بات کہی۔ جس پر حضرت فاطمہ مسکرا دیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ اس پر میں نے عورتوں سے کہا۔ کہ میں قبل ازیں حضرت فاطمہ کے اس ارفع مقام کو نہ جانتی تھی۔ وہ تو صاحب مرتبہ خاتون ہیں۔ ابھی سنجیدگی سے روتی تھیں۔ اور ابھی اسی سنجیدگی سے مسکرا رہی ہیں۔ پھر فرمایا۔ کہ میں نے اس وقت حضرت فاطمہؓ سے پُوچھا۔ کہ حضور نے آپ سے کیا فرمایا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ میرا ابھی بتا دینا میرے راز دار ہونے کے خلاف ہے۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ تو حضرت فاطمہؓ نے بتایا۔ کہ پہلی مرتبہ حضور نے مجھے یہ کہا تھا۔ کہ میں اب جلد فوت ہونے والا ہوں۔ اس پر میں رو پڑی۔ دوسری مرتبہ حضور نے یہ بتلایا۔ کہ میرے سارے خاندان میں سے تم (حضرت فاطمہ) مجھے سب سے پہلے ملوگی۔ اس خبر پر مجھے اتنی خوشی ہوئی۔ کہ میں بے اختیار ہنس پڑی۔

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا سے کیسا پاکیزہ سلوک اور کتنی بے پایاں محبت ہے۔ بیٹی ہے کہ اپنی موت کی خبر سنتی ہے۔ اپنے ننھے بچوں اور پیارے خاوند سے جُدائی کی خبر سنتی ہے۔ مگر مسکرانے لگ جاتی ہے۔ کیونکہ اس موت کے ذریعہ اپنے سب سے محسن اور سب سے پیارے ابا جان صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملے گی۔

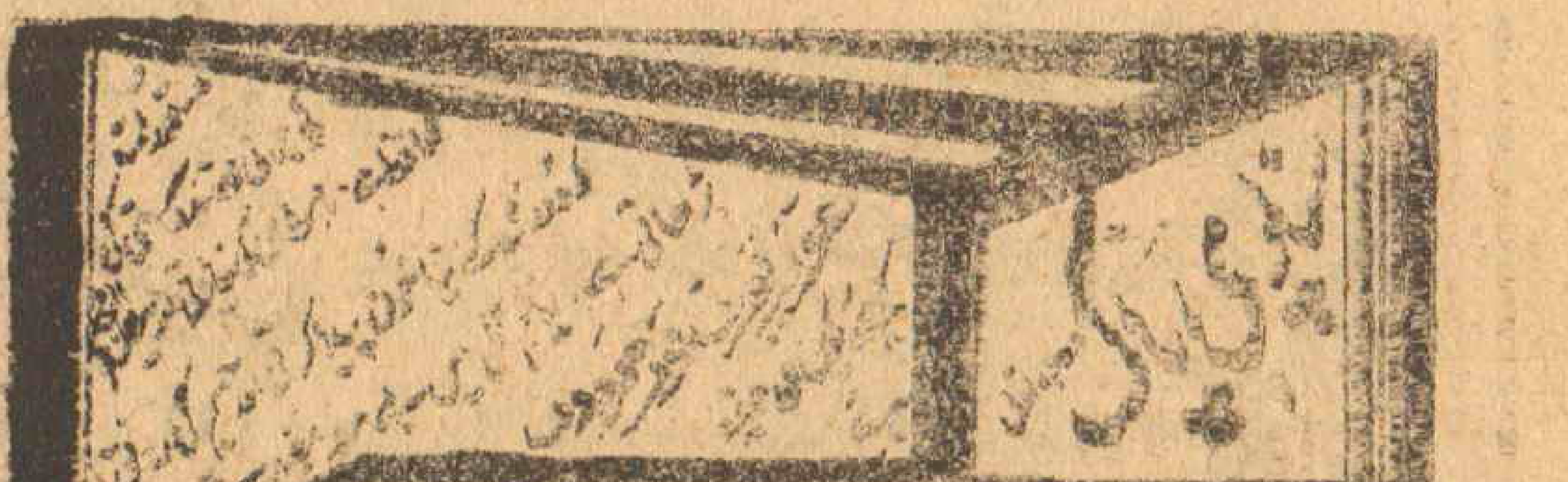

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنے اندر بیداری کی رُوح پیدا کرو

(فرمان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی مسلم خواتین کے حالات پڑھیئے۔ جن کے کارنامے تاریخِ اسلام کی رونق افروزی کا باعث ہیں۔ اور جن کی خدمات اسلام کی بنیادوں کو مستحکم کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیارے اسلام کی خاطر جان و مال خویش و اقارب یہانتک کہ اولاد کو فدا کرنے میں ذرا تردد نہ کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابیات نے گلشنِ اسلام کی آبیاری کے لئے ہر طرح کی قربانیاں پیش کیں۔ انہوں نے اس راہ میں بڑے بڑے مصائب و تکالیف کا سامنا کیا۔ جنگوں میں شریک ہوئیں۔ دشمنوں کا مقابلہ کیا ہر اس آواز پر لبیک کہی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مُبارک سے نکلی۔ ہر قربانی میں صحابہؓ کے دوش بدوش کھڑی رہیں۔ یہ سب کچھ ان سے کیوں ہُوا اس لئے کہ اُن کا ایمان مستحکم تھا۔ اور وہ اس لذّت ایمانی سے بہرہ ور تھیں۔ جس کا لازمی نتیجہ جوش، ہمّت اور استقلال ہے۔ وہ خود زندہ تھیں۔ اس لئے انہوں نے اسلام کو بھی زندہ رکھا۔ اُن کے دِل میں ایمان تھا۔ اُن کے ہاتھوں میں قرآن تھا۔ اُن کی زبان پر آیات تھیں۔ اُن میں اتحاد تھا۔ اتفاق تھا۔ اُن کے دِل اخلاقِ حسنہ سے مزیّن تھے، بنا بریں اُنہوں نے اسلام کی اشاعت میں بااحسن حصّہ لیا۔ اور رسولِ کریم کی صداقت بھری تعلیم سے بہتوں کو منور کیا۔ ان کے دِل میں تبلیغ اسلام کی عظیم الشان تڑپ تھی۔ اس برق زا تڑپ نے بڑے بڑے تکبّر اور مغرور دِلوں کو نرم کر کے اسلام کی طرف مائل کیا۔

حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ سب کو معلوم ہے حضرت عمرؓ کا اسلام لانا ایک عورت کی تبلیغ اور قربانی کے نتیجہ میں تھا۔ جو کام حضرت عمرؓ نے اسلام لانے کے بعد کئے۔ ان میں حضرت عمرؓ کی بہن برابر کی شریک تھیں۔ کہ آپ کے اسلام لانے کا وہی موجب ہوئیں۔

جنگِ اُحد سے واپسی پر حضرت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کی باگ حضرت سعد بن معاذؓ پکڑے ہوئے بڑے فخر سے چلے آ رہے تھے۔ جنگ میں آپ کا بھائی بھی مارا گیا تھا۔ مدینہ کے قریب پہنچکر حضرت سعدؓ نے اپنی ماں کو آتے ہوئے دیکھا۔ اور کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا رسول اللہ! میری ماں آ رہی ہیں۔ حضرت سعدؓ کی والدہ کی عمر اسی بیاسی سال کی تھی۔ آنکھوں کا نور جا چکا تھا۔ دھوپ چھاؤں مشکل سے نظر آتی تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر وہ بڑھیا بھی لڑکھڑاتی ہوئی مدینے سے باہر جا رہی تھی۔

جب حضرت سعدؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ میری ماں آ رہی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میری سواری کو ٹھیرا لو۔ جب آپ اس بوڑھی عورت کے قریب آئے تو اُس نے اپنے بیٹوں کے متعلق نہیں پوچھا۔ پوچھا تو یہ پوچھا۔ کہ رسول کریم کہاں ہیں۔ حضرت سعدؓ نے جواب دیا۔ آپ کے سامنے ہیں۔ اس بوڑھی عورت نے اوپر نظر اُٹھائی۔ اور اس کی کمزور نگاہیں رسول کریم کے چہرے پر پھیل کر رہ گئیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بی بی! مجھے افسوس ہے۔ کہ تمہارا جوان بیٹا اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ بڑھاپے میں اگر کوئی ایسی خبر سنے۔ تو اس کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس بڑھیا نے کیسا محبت بھرا جواب دیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ مجھے تو آپ کی خیریت کا فکر تھا۔ یہی وہ عورتیں تھیں جو اسلام کی اشاعت میں مردوں کے دوش بدوش چلتی تھیں۔ یہی وہ عورتیں تھیں جن کی قربانیوں پر آج دنیا فخر کرتی ہے۔

ہمارا بھی دعوٰے ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں ہم صحابیات کی بروز ہیں۔ اپنے دلوں کو صحیح طور پر ٹٹولیے۔ کیا ہمارے اندر دین کا وہی جذبہ موجزن ہے۔ جو صحابیات میں تھا۔ کیا ہماری اولادیں ویسی ہی نیک ہیں۔ جیسی صحابیات کی تھیں۔ اگر ہم غور کریں گی۔ تو اپنے آپ کو صحابیات سے بہت پیچھے پائیں گی۔ صحابیات نے جو قربانیاں کیں۔ آج تک دنیا کے پردے پر اس کی مثال نہیں ملتی۔ اُن کی قربانیاں جو انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایسی پیاری لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کو کامیابی عطا کی۔ اور دوسری قومیں جس کام کو صدیوں میں نہ کر سکیں صحابہ اور صحابیات نے چند سالوں میں کر دکھایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ پہنچے۔ اُس وقت آپ تن تنہا تھے۔ لیکن ابھی آٹھ سال نہیں گذرے تھے۔ کہ آپ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے۔

آٹھ سال کے اندر اندر مردوں اور عورتوں نے ایسے رنگ میں قربانیاں کیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اُن کے لئے جوش میں آیا۔ اور ان پر کامیابی کے دروازے کھول دیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تمام عرب میں اسلام پھیل چکا تھا۔

صحابیات ہر قربانی پر آپؐ سے عرض کرتی تھیں۔ کہ یا رسول اللہ کیا ان قربانیوں میں ہمارا حصہ نہیں۔ مرد ہر میدان میں قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہم جہاد وغیرہ میں حصہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے سکتیں۔ آپ ہمیں کیوں اسمیں حصہ نہیں لینے دیتے۔ اس زمانہ میں عورتیں قربانی کر کے مردوں کا مقابلہ کرتی تھیں۔ اور ہم اپنے نکمے پن میں مردوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔

اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مومن مردوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں مومن عورتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اگر یہی جذبہ آج ہم عورتوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ تو احمدیت بہت جلد ترقی کرے گی۔ لیکن افسوس کہ ہم عورتیں یہ سمجھتی ہیں۔ کہ تبلیغ کا کام صرف مردوں کا ہی ہے۔ ہمارا کام صرف کھانا پکانا اور بچوں کو پالنا ہے۔

ہمارے ہمسایہ میں ہزاروں عورتیں رہتی ہیں۔ مرد عورتوں کو تبلیغ نہیں کر سکتے۔ عورتیں ہی عورتوں کو تبلیغ کر سکتی ہیں۔ اگر ہم عورتوں کو تبلیغ کریں۔ تو جتنے مرد مردوں کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اتنی ہی عورتیں بھی احمدیت میں شامل ہو جائیں۔ تو ہماری جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر جائے اور بالآخر وہ وقت آجائے گا۔ کہ ساری دُنیا میں احمدیت کا عَلَم لہرائے گا۔ اگر یہ کام سَو سال میں ہونا ہو۔ تو پچاس سال میں ہوگا۔ کیا ہم نے کبھی یہ سوچنے کی کوشش کی ہے کہ احمدیت میں شامل ہو کر ہم پر کونسی اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

احمدیت اس کا نام نہیں۔ کہ چند روپے چندہ دے دیا یا منہ پر چند پانی کے چھینٹے ڈالے اور وضو کر کے دو چار سجدے اور رکوع کر دیئے۔

بلکہ احمدیت اللہ تعالیٰ سے ایسے تعلق کا نام ہے۔ کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے بندے کا اتصال ہو جائے اور بندہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور محبوبوں میں شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فرق نہیں کرتا۔ اس کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔ لیکن ضرورت تو اس بات کی ہے۔ کہ بندہ اپنے اندر یہ تڑپ پیدا کرے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ملے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور میری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس طرح مَردوں نے قربانیاں کیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنے۔ اسی طرح جن عورتوں نے اللہ کے رستے میں قربانیاں کیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی مورد بنیں۔ بلکہ وہ بعض باتوں میں مردوں سے بھی آگے نکل گئیں۔

تفقہ میں جو درجہ حضرت عائشہؓ کو حاصل ہے وہ کسی مرد کو حاصل نہیں۔ آج خاتم النبیین کا مسئلہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلافی مسئلہ ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے تابع نبی آسکتے ہیں۔ لیکن غیر احمدی یہ کہتے ہیں۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔

رسول کریم کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے کچھ لوگوں کو باتیں کرتے سُنا۔ جو خاتم النبیین کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگہ لا نبی بعدہ کے الفاظ پر زور دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ تم یہ بیشک کہو۔ کہ آپ خاتم النبیین ہیں لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

پس کوئی شعبہ دین کا اور قربانی کا ایسا نہ تھا جسمیں عورتیں پیچھے ہوں۔ وہ بھی عورتیں تھیں اور ہم بھی عورتیں ہیں۔ ہم میں اور اُن میں فرق صرف یہ ہے کہ وہ ہماری طرح نازک اندام نہ تھی۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھتی تھیں۔ اگر ہم یہ چاہتی ہیں۔ کہ ہم بھی ان انعامات کی وارث بنیں جو صحابہ اور صحابیات پر ہوئے۔ تو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

اب باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔ اب کام کا وقت ہے۔ اب ہر دن جو مسلمانوں پر چڑھتا ہے اُن کے لئے زیادہ سے زیادہ آفتیں اور مصائب لاتا ہے پس اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کر دینا چاہیئے اور اپنے آپ کو ایک مفید جزو بنانا چاہیئے۔ ہم کو یہ عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ یا تو ہم احمدیت کو قایم کرکے رہیں گی۔ یا مر جائینگی۔ جب تک ہم یہ عزم نہیں کرتیں۔ احمدیت کے لئے مفید وجود نہیں ہو سکتیں۔ ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں۔ اُن کے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک کامیاب خادمہ کی حیثیت میں کھڑی ہوں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے اندر ایک عظیم الشان تبدیلی کریں۔ جس کو ہم بھی ہمارے ہمسائے بھی اور دنیا بھی محسوس کرے۔

اب ہم میں ایک نئی رُوح پھونکی گئی ہے ہم خود بھی دین سیکھیں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی سکھائیں اگر ہم خود دین نہ سیکھیں گی۔ تو دوسروں کو کسطرح تبلیغ کر سکیں گی۔

آخر میں مَیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہُوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی اصلاح کرے۔ اور ہماری جہالتوں اور بے ایمانیوں کو دُور کرے۔ ہم پکی مومن بن جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور بھی سرخرو ہوں۔

واٰخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسارہ محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب۔ ملتان)

بقیہ صـ ۳۹ (ہجرت)

خدا تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ وہ ہمیں حقیقی ایمان عطا فرماوے۔ اور قرآن مجید پڑھنے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے اور دوسروں کو سمجھانے کی توفیق دے۔ اور وہ دن جلد لائے جبکہ ہم اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پُورا ہوتے دیکھ لیں۔ کہ

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"

آمین یا رب العالمین

عابدہ عفی عنہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ کریم کی شان

ممتاز بیگم

قرآنِ کریم کے کمالات طاقتِ بیان سے باہر ہیں جس طرح خدا تعالیٰ کا فعل بے مثل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا قول بھی بے مثل ہے۔ ان دونوں پہلوؤں کی مثال قرآن کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ ترتیبِ کلام کے لحاظ سے اگر غور کیا جائے۔ تو آدمی خدا تعالیٰ کی قدرت کو دیکھکر حیران رہ جاتا ہے۔ کہ کس طرح سب سے پہلے اس عظیم الشان کتاب کی تمہید سورۃ فاتحہ میں بیان فرما کر اس کے مضامین اس کے فوائد اس کی ضرورت اور اس کے مقصد وغیرہ کو واضح کر دیا۔

ہر کتاب سے تعارف کے لئے ایک دیباچے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ تاکہ اس کتاب کو شروع کرنے سے پہلے آدمی معلوم کر لے۔ کہ اسمیں کیا بیان کیا گیا ہے۔ پس سورۃ فاتحہ میں ایک ایسی جامع اور مکمل تشریح فرما دی جو اختصار کے لحاظ سے کوزے میں دریا بند کرنے کے مترادف ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا یعنے الف، لام، میم (کہ میں اللہ ہوں سب سے بہتر جاننے والا) جیسے کتابوں کے عام مصنف اسی صحیح اصل کے فطرتی تقاضے کے موجب لکھا کرتے ہیں۔ کہ یہ کتاب فلاں صاحب کی تصنیف ہے۔ جو کہ فلاں کتب یا رسالہ جات کے بھی مصنف ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے کو پہلے ہی مصنف کی شان اور قابلیت کا علم ہو جائے۔ ہر ایک کو معلوم ہے۔ کہ مشہور انگریز مصنف شیکسپیئر کی تصانیف کے سمجھنے کے لئے خاص گرامر کے قواعد وضع کئے گئے۔ اگر کوئی معمولی مصنف ہوتا، تو اس کی زبان کو ناقص قرار دے دیا جاتا۔ لیکن شیکسپیئر چونکہ اعلےٰ مصنف تھا۔ اس لئے جہاں کہیں اس کی تحریر عام اصولِ گرامر کے خلاف پائی گئی اُسے غلط نہیں قرار دیا گیا۔ بلکہ گرامر کی اصلاح کر لی گئی۔ تو سچی بات یہ ہے۔ کہ کسی کتاب کے صحیح طور پر سمجھنے کے لئے اس کے مصنف کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنی ایک صفت بھی بیان فرما دی۔ کہ میں اللہ اعلم ہوں۔ یعنی سب سے بہتر جاننے والا جس کا علم جامع اور مکمل ہے۔ اس صفت کے بیان کرنے کی اہمیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہی ان لوگوں کو غلطی لگی۔ جنہوں نے آیات کی تقدیم و تاخیر یا تنسیخ کا مسئلہ گھڑ لیا۔ بجائے اس کے کہ اعلم ہستی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابل پر اپنی بے بسی اور بے سمجھی کا اظہار کرتے۔ اُلٹا اپنے آپ کو اعلم بنا لیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تفہیم قرآن کے طریقے بیان فرما دیئے۔ کہ کس طرح قرآن کریم سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کو ذَالِکَ الکتاب جانو۔ یعنی مکمل اور بے نقص کتاب، دوسرے لَا رَیۡبَ فِیۡہِ، یہ شک کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے، تیسرے تقویٰ جو ایک لازمی شرط ہے۔ تقویٰ کی پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان بالغیب ہو۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی خواہش نہ ہو۔ دنیا کا کوئی کام ایمان بالغیب کے بغیر نہیں چل سکتا۔

دوسری شرط اقامت صلوٰۃ ہے۔ یعنی پوری جدوجہد اور کمال اہتمام سے نماز ادا کرنا اور دوسروں کو اس میں شریک کرنا۔

تیسری شرط وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ہے۔ یعنے صرف زر جس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ نہ دین کا اور نہ دُنیا کا۔ چوتھی ضروری بات جو ہر کامیابی کے لئے درکار ہے۔ قدرت کے اشارات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ یعنے موقعہ اور محل کے مطابق بدلتے ہوئے حالات کے زیر نظر اپنی سکیم کی تکمیل کے لئے نئے ذرائع پر عمل پیرا ہونا۔

یہی چار باتیں ہیں جن کے بغیر دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اور یہی چار صفات ہیں۔ جن کے بغیر خدا بھی نہیں مل سکتا۔

پس فرمایا کہ قرآن کریم سے فائدہ وہی لوگ اُٹھائیں گے۔ جو ایمان بالغیب کے عادی ہونگے اور خوب جدوجہد اور دُعا کے ذریعے اس کے مقاصد کو سمجھکر ان کو اپنا لیں گے۔ اور جو قومی اور ملی ضروریات کے لئے محض للہ خرچ کریں گے اور ایک جگہ پر ہی نہیں بیٹھے جائیں گے۔ بلکہ جہاں سے بھی اللہ ملے۔ وہیں سے اس کو پانے کی کوشش کریں گے۔ یہی لوگ ہیں۔ جو اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ کے مصداق ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے جو کوئی نام قرآن میں کسی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ وہاں اسی صفت سے استفادہ مراد ہوتا ہے۔ یہاں رَبِّهِمۡ فرما کر واضح کر دیا۔ کہ ربوبیت سے پورا پورا فائدہ اُٹھا کر ترقی کی تمام راہوں پر کامیاب وہی لوگ ہوں گے۔ جو ان چار قوتوں کا صحیح استعمال کریں گے۔ اس کے مقابل پر اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ہے۔ کہ جن لوگوں نے ان چار طبعی قوتوں سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے ان کو پس پُشت ڈال دیا۔ نہ ایمان بالغیب لائے۔ نہ عبادات میں جدوجہد کی۔ نہ موقع و محل کے مطابق خرچ کیا۔ اور نہ ہی ضروریات زمانہ کے مطابق نئے الہامات پر یقین کیا۔

وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ برابر ہے کہ تو اُن کو ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ مندرجہ بالا چاروں قوتوں کے ترک استعمال کی وجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ غرض کہ مندرجہ بالا چار قوتوں کا استعمال ضروری ہے۔ ان کے ذریعے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے فائدہ اٹھاکر کامیاب و کامران ہوتا ہے اور اپنے محبوبِ حقیقی کو پالیتا ہے۔ لیکن جو لوگ نہ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ نہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور نہ ہی نئے الہامات کو قبول کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن پاک سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو ہوشیار کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا چار ضروری انسانی صفات کا ترک ان کو بے عمل بنا دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے قلوب ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہی مراد ہے دلوں پر مہر لگنے سے۔ چنانچہ ان کی شنوائی اور بینائی کی قوتیں جن کے ذریعے سے قلوب اثر پذیر ہوا کرتے ہیں۔ نکمی ہو جاتی ہیں۔ اور اس گروہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ یعنے قلوب کی اصلاح کے معمولی ذرائع سماعت اور بصارت جب کام نہیں دیتے تو عَذَابٌ عَظِيْمٌ ہی ان کی درستی کا موجب ہو سکتا ہے۔ یہ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ضرور نہیں۔ کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی قسم یا درجے کا ہو۔ بعض قلوب ایک عذاب سے ہی ٹھوکر کھاکر ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض زیادہ سنگین ٹھوکر کے محتاج ہوتے ہیں۔ چنانچہ انسانی فطرت کے مطابق بعض کے لئے یہ عذابِ عظیم اسی دنیا میں موجبِ اصلاح ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض باوجود عذابِ عظیم دیکھنے کے کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ اور ان کی اصلاح قیامتِ کبریٰ کے عذابِ عظیم سے ہی ہو گی۔ ان کو دوزخ کا عذابِ عظیم ہی ٹھیک کر سکیگا۔ تب کبھی جاکر وہ لقائے الٰہی کے قابل ہوں گے۔

تیرے بغیر

زندگی بے لطف ہے اے قادیاں تیرے بغیر
کیا مزا جینے کا اے جانِ جہاں تیرے بغیر

ہر طرف ہے اضطرابی، بیقراری، بے بسی
مضطرب ہیں یہ زمین و آسماں تیرے بغیر

دل مرا تیری جدائی میں ہوا جاتا ہے خوں
سر بسر طوفاں آنسوؤں کا ہے رواں تیرے بغیر

انوری بیگم بنگوی
سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب قتل و خونریزی ایک کھیل سمجھا جاتا تھا

اس وقت کسی کو علم تھا کہ بات بات پر کٹ مرنے والے ایک دن سارے عالم کو انسانی دوستی، اور علم و تمدن کی روشنی دکھا دیں گے۔ ان کی زندگی تو خود جہالت اور گمنامی کے دھندلکوں میں کھوئی ہوئی تھی ہزاروں سال سے انہوں نے سلطنت کا نام نہیں سنا تھا۔ خانہ بدوشی ان کا پیشہ، پانی کی تلاش میں صحراؤں کی خاک چھاننا ان کا شیوہ تھا۔ جب تک کسی نخلستان کی چھاؤں یا پانی کی تری ان کو اپنی طرف کھینچ نہ لیتی۔ وہ ریگستانوں کو روندتے ہی رہتے۔ جس قوم کی زندگی اس انداز سے گذر رہی ہو تو اس میں تہذیب کے آثار ڈھونڈنا صحرا میں آواز لگانے سے کم نہیں جو خود کسی سرزمین پر مستقل طور پر نہ رہے ہوں۔ وہ تاریخ کے سینہ پر کیسے نقش دوام چھوڑ سکتے ہیں۔ تہذیب تمدن کے اونچے اونچے مینارے تو وہی قومیں کھڑی کرتی ہیں۔ جو خود آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتوں کی مکین رہی ہوں۔ جنہوں نے خیموں کے علاوہ اینٹ اور گارے کی شکل نہ دیکھی ہو۔ وہ بام کسریٰ کے کیسے خالق ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلعم سے پہلے عرب کی نہ تو کوئی تہذیب تھی اور نہ تمدن۔

اگر ان کی تہذیب تھی۔ تو معمولی معمولی باتوں پر صدیوں جھگڑا کرنا۔ خواہ خاندان کا خاندان کیوں نہ تباہ ہو جائے۔ دنیا میں کوئی ان کا نام لیوا باقی نہ رہے لیکن وہ اپنی جھوٹی آن اور مصنوعی وقار کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے میں ذرہ بھر دریغ نہ کرتے اس لئے کبھی اونٹ کو پہلے پانی پلانے پر اور کبھی راستہ میں آگے نکل جانے پر انہوں نے ہزاروں سر قلم کر دیئے۔ وہ انہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہمیشہ اپنی صلاحیتیں اور طاقتیں صرف کر دیتے۔ اکثر تو ایسا ہوتا۔ کہ معمولی معمولی جھگڑے پچاس پچاس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ باقی رہتے نسلوں کی نسلیں عربوں کی جھوٹی آن اور مصنوعی وقار کی بھٹی میں جل کر راکھ ہو گئیں۔ خانہ جنگی نے ان کی صلاحیتوں کو سلب کر لیا۔ وہ ایک متمدن قوم کی بجائے بھیڑیوں کا ایک گروہ بن کر رہ گئے۔ بت پرستی اور شراب نوشی تو خیر ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ اس جنگ و جدل کا ایک نفسیاتی اثر یہ ہوا۔ کہ بعض قبائل لڑکیوں سے نفرت کرنے لگے۔ کیونکہ ایک طرف تو عرب کی پرانی روایات کے مطابق وہ جنگ میں حصہ نہیں لے سکتی تھیں۔ اور دوسرے انہیں اپنی زندگی کا یقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوتا تھا۔ کہ کس وقت وہ جنگ میں ہلاک ہو جائیں۔ قوان کی عزت و ناموس کا کیا بندوبست ہوگا۔ اس لئے لڑکی کے پیدا ہونے پر باپ کا چہرہ غم سے سیاہ ہو جاتا۔ اور وہ اس سوچ میں پڑ جاتا۔ کہ اُسے زندہ رہنے دے یا زندہ درگور کر دے۔ چنانچہ ان خیالات کے پیش نظر وہ لڑکی کو یا تو زندہ درگور کر دیتے۔ یا کسی پہاڑ پر سے زمین پر پھینک دیتے۔

ایک دفعہ ہمارے ہادی، ہمارے آقا، ہمارے رہبر، رسول کریم صلعم ایک مجلس میں رونق افروز تھے، صحابہ کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ۔ زمانہ جاہلیت کی ایک کسک میرے دل میں باقی ہے۔ جو کبھی محو نہیں ہوتی۔ وہ یہ کہ ایک دفعہ میں سفر پر گیا۔ میری بیوی حاملہ تھی۔ جب میں سفر سے واپس لوٹا۔ تو اپنی بیوی سے اس کے حمل کی بابت دریافت کیا۔ تو اس نے بتایا کہ اس کے ہاں مُردہ لڑکا پیدا ہوا تھا۔ حالانکہ لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ اور اس کو ڈر کے مارے اپنی بہن کے ہاں بھیج دیا۔ وہ وہاں پلتی رہی۔ یہاں تک کہ جوان ہو گئی۔ ایک دن وہ اپنی ماں کو ملنے آئی۔ اور اچانک میں بھی باہر سے آ گیا۔ اس کے بال گوندھے ہوئے تھے۔ اور مینڈھیوں میں منکے پروئے ہوئے تھے۔ میں اس کے حسن کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا میں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا۔ یہ کون ہے۔ تو وہ رو پڑی اور کہنے لگی۔ کہ تیری بیٹی۔ اس وقت میں خاموش ہو رہا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد میں اس

کو جنگل کی طرف لے گیا۔ اور اس گڑھے کے کنارے کھڑا کر کے جو میں نے اسی غرض کے لئے پہلے ہی کھود رکھا تھا۔ دھکا دے کر اس پر مٹی ڈالنی شروع کی۔ وہ روئی، چیخی اور چلائی۔ اور کہنے لگی۔ اے میرے باپ یہ تو بتا کہ تو کیا کرنے لگا ہے کیا تو مجھے اس مٹی سے ڈھانپ دیگا۔ کیا تو مجھے اکیلی چھوڑ کر چلا جائیگا۔ لیکن میں اس پر مٹی ڈالتا رہا۔ یہانتک کہ اس کی آواز آنی بند ہو گئی۔ پس یارسول اللہ یہ احساس گناہ ابھی تک میرے دل میں موجود ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے آپ نے فرمایا۔ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ وہ رحم نہیں کیا جاتا۔

لیکن رسُولِ مقبُول نے اسلام کا حیات بخش پیغام سُنایا۔

اسلام کے اس حیات بخش پیغام نے اُن کی زندگیوں میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ شراب اور بُت پرستی میں ڈوبے ہوئے عرب یکبارگی پھر ہوش میں آ گئے۔ اُنہوں نے جنگ وجدل سے ہاتھ کھینچ لیا۔ عیش وطرب کی محفلوں کو خیرباد کہ دیا۔ اور وہ بحر و بر میں اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے پھیل گئے۔ اب اُن کی شمشیر، جھوٹی آن اور مصنوعی وقار کی خاطر اپنے بھائیوں کا گلا کاٹنے سے رُک گئی۔ محض آب و گیاہ کی تلاش میں اُنہوں نے ریگستانوں کو روندنا چھوڑ دیا۔ اب اُن کو دُھن تھی۔ تو صرف یہ کہ

(باقی صفحہ ۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ تعلیم القرآن کلاس ربوہ

(از محترمہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے گزشتہ سالوں کی طرح رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولنے کی تجویز کی۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت حاصل کی۔ نیز کورس۔ قیام گاہ۔ نگران اور اساتذہ کے متعلق فیصلہ کیا۔ اخبار الفضل اور مصباح میں کلاس کھولنے اور نصاب کا اعلان کروایا گیا۔ اور ہر لجنہ میں کلاس کیلئے طالبات بھیجنے کے لئے چٹھیاں ارسال کی گئیں۔

۱۴ جون سنہ ۱۹۵۰ء سے طالبات آنی شروع ہوئیں۔ اور ۱۹ جون تک آتی رہیں۔ ان کے لئے رہائش اور کھانے کا مناسب انتظام لنگرخانہ کی طرف سے تھا۔ مگر بعد میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی طرف سے کر دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

طالبات۔ شاہدرہ۔ ماڈل ٹاؤن، کھاریاں، اسماعیلہ چنیوٹ، منٹگمری، چک نمبر ۳۵، چک نمبر ۱۱۷، چک ۱۲۷ سے آئیں۔ اور دو تین طالبات ربوہ سے شامل ہوئیں۔

۱۷ جون یعنی یکم رمضان المبارک کو پڑھائی۔ نصاب کے مطابق شروع ہو گئی۔ اور مقررہ پروگرام کے مطابق ۲۴ رمضان المبارک کو نصاب ختم کر دیا گیا۔ تعلیم کے دوران میں طالبات کے امتحان ہوتے رہے اور دہرائی بھی ایسے طریق سے کرائی گئی۔ کہ اسباق انکو اچھی طرح سے ذہن نشین ہو جائیں۔ ۲۵ رمضان المبارک کو امتحان کی تیاری کے لئے طالبات کو چھٹی دے دی گئی۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ رمضان کو امتحان لیا گیا۔ اور ۲۹ رمضان المبارک کو نتیجہ نکالا گیا۔ تاکہ جو لڑکیاں عید پر اپنے گھر جانا چاہیں وہ جا سکیں۔

بورڈنگ کی طرف سے بھی طالبات کیلئے ایک خاص پروگرام تھا۔ تاکہ انہیں دلچسپی پیدا ہو۔ اور وہ وقت کی پابندی کرتی ہوئیں اپنے شغل کو احسن طریق پر ادا کر سکیں۔

تمام طالبات خدا کے فضل سے کامیاب ہوئیں اور نتیجہ نہایت خوشکن نکلا۔ ۲۹ رمضان المبارک کو ۱۲ بجے دوپہر نتیجہ سنایا گیا۔ اور اول و دوم آنے والی طالبات اور ہر مضمون میں آنے والی طالبات کو انعام دیکر رخصت کیا گیا۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو زیادہ سے زیادہ مفید و بابرکت بنائے اور انہیں پڑھکر جانے والی لڑکیاں احمدیت کے لئے نافع وجود ثابت ہوں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت اور ہمارے فرائض

آج سے تین سال قبل مشرقی پنجاب کے لوگوں نے جس تباہی کا نظارہ دیکھا۔ اگر اس کو قیامتِ صغریٰ کے نام سے تعبیر کیا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ بہار، نواکھلی، امرتسر، گورداسپور، لدھیانہ، جالندھر، پٹیالہ۔ اور کپورتھلہ کے واقعات ایسے نہیں۔ جن کو دنیا کی تاریخ مٹا سکے۔ قادیان جو کہ ہمارا پیارا و مقدس مرکز ہے۔ وہ بھی اس تیز و تند سیلاب کے زد میں آگیا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم اور جماعتی انتظام کے ماتحت ہم عورتوں کو وہاں سے نکلنا پڑا۔ ہر احمدی کو قادیان کی مقدس بستی سے جو محبت و پیار کا تعلق ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے لئے قادیان چھوڑنا سخت تکلیف دہ امر تھا۔ لیکن جسطرح ماہر ڈاکٹر مریض کو مالا یُطاق تکلیف کے اثر سے بچانے کے لئے کلوروفارم سونگھا کر یا کسی امر ازلیہ سے اس کو بے حس کر کے اس کا علاج کرتا ہے۔ اس طرح ہمارے پیارا مولیٰ جو ہماری دل کی حالت سے بخوبی واقف ہے۔ اس نے بھی قادیان سے نکلتے ہوئے ہمارے ساتھ یہی سلوک کیا۔ اور ہجرت ایسی حالت میں ہوئی۔ جبکہ ہم میں سے اکثروں کا باہر آتے ہوئے یہی خیال تھا۔ کہ چند دنوں کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ پھر خطرے کے دور ہوتے ہی جلدی اپنے پیارے مرکز میں واپس آجائیں گے۔ اور یہی خیال تھا۔ جسکی وجہ سے انہوں نے اس صدمہ کو برداشت کر لیا۔ مگر بعد میں جو حالات ظاہر ہوئے۔ اس نے ہمارے پہلے قیاس کو غلط ثابت کر دیا۔ اس وقت بھی ہماری احمدی بہنوں کی جو حالت تھی۔ اس کا دور رہنے والوں کے لئے اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ہر عورت کی آنکھ اس وقتی جدائی سے پرنم تھی۔ اور ہر دل اس سے دور جاتے ہوئے اندر ہی اندر رو رہا تھا۔ مگر اپنے آقا کے فیصلہ کے آگے اُن کو چون و چرا کی گنجائش نہ تھی اُن کے آگے بس ایک ہی نقطہ تھا۔ کہ سمعنا واطعنا۔ پس آج انہوں نے ایسی اطاعت کا خوش کن اطاعت کا نتیجہ دیکھ لیا۔ کہ جہاں پنجاب کے دوسرے علاقوں میں ہزاروں ہزار عورتیں اپنی جان اور اس سے عزیز چیز عزت کو کھو دیا۔ وہاں حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود (اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ) کے حسنِ انتظام اور ان شفقت و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت کی وجہ سے جو آپ کو جماعت اور تمام بنی نوع انسان سے ہے۔ قادیان کی احمدی عورتیں اس سے محفوظ رہیں۔ اُن کے مال و اسباب گھر لوٹے گئے۔ ان کو اپنی جائیدادوں سے زبردستی بے دخل کر دیا گیا۔ جس کی قدرتی طور پر سب کو تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن سب سے زیادہ تکلیف ان کو اگر ہے تو اپنے مرکز سے دُور ہونے کی ہے کیونکہ ہر احمدی عورت کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ قادیان ہی اُن کا مسکن ہو اور وہی اُن کا مدفن ہو۔ اس کی جدائی کے صدمے سے بعض تو بیمار ہو گئے۔ اور بعض ضعیف العمر بزرگ اس صدمے کی تاب نہ لا کر جان بحق ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

ہم نے بادلِ ناخواستہ دکھے ہوئے دلوں کے ساتھ یہ سب کچھ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خدائی نوشتے میں ایک دن ہمارے لئے اپنے مرکز سے ہجرت کرنی ازل سے مقدر تھا۔ آج سے قریباً پچاس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا: اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ یعنی وہ ذات جس نے تجھ پہ قرآن مجید فرض کیا ہے۔ وہ تجھے اپنے لوٹنے کی جگہ یعنی قادیان واپس لائیگا۔ یہ وہی قرآنی آیت ہے۔ جو مکہ سے ہجرت کرتے وقت خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلعم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ اور اس کے مطابق آپ کو اپنے پیارے وطن مکہ سے ہجرت کرنی پڑی۔ مگر بالآخر پھر خدا تعالیٰ آپ کو اپنے وعدے کے مطابق مکہ میں فاتحانہ رنگ میں واپس لایا۔ اس الہام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہجرت کے متعلق خبر دی۔ پھر آپ کو الہام ہوا "داغ ہجرت" جس میں صاف الفاظ میں ہجرت کی خبر تھی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہام مصالح العرب، مسیر العرب (تذکرہ ص ۵۱۷) کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرمایا: انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کُنجیاں دی گئی تھیں۔ مگر وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوئے (بدر جلد ۲۳ ص ۲) اس میں حضور علیہ السلام نے صاف طور پر فرما دیا ہے۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ جب کہ جماعت کو ہجرت کرنی پڑے گی۔ جو میرے ایک بیٹے کے زمانے میں ہوگی۔ اور پھر قیصر و کسریٰ کی کنجیوں والی شان بیان فرما کر بھی بتا دیا۔ کہ وہ لڑکا بھی خلیفہ ثانی ہوگا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی تھے۔

اگرچہ آج قادیان کی جدائی سے ہمارے دل غمگین اور آنکھیں اشک بار ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے کلام کو حرف بحرف پورا ہوتے دیکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں ایک روحانی خوشی بھی ہے۔ کہ ہمارے خدا کا وہ نشان پورا ہوا۔ جس کی اس نے آج سے برسوں قبل خبر دی تھی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کے متعلق میں جانتا ہوں۔ تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مواخذہ حکام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمت قرآن تجھے سپرد کی ہے۔ پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کرونگا میری مدد تجھے پہنچیگی (تذکرہ صہ ۲۹۵)

اسی قسم کے اور الہام ہجرت، اور اس کے بعد فتح کے متعلق جو جماعت احمدیہ کے لئے مقدر ہے آپ کی کتابوں میں موجود ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی خدا تعالیٰ نے قبل از وقت متعدد رویاء والہامات کے ذریعہ اس کی خبر دی گئی تھی۔ اس کا وہ حصہ جو ہجرت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اس کو حرف بحرف پورا ہوتے دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ اب باقی حصہ جو فتح کے متعلق ہے۔ اس کو پورا ہوتے ہوئے جو زندہ رہیں گے۔ اپنے وقت پر دیکھ لیں گے۔ انشاء اللہ۔

اس وقت جبکہ ابھی ہندوستان کی تقسیم کا معاملہ باؤنڈری کمیشن کے زیر غور تھا۔ اور کسی کو بھی علم نہ تھا۔ کہ تقسیم کے نتیجے میں ہمیں اپنے مقامات سے الگ ہونا پڑے گا۔ آپ کو الہام ہوا:۔

"اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا"

یعنی تم جہاں کہیں ہو۔ خدا تعالیٰ تم سب کو پھر اس جگہ واپس لے آئے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ خدائی حکمتوں کے ماتحت ہماری جماعت کو ایک عرصے کے لئے پراگندہ ہونا پڑے۔ لیکن خدا تعالیٰ پھر ہم سب کو جمع کر دے گا۔ پس آپ کی اس پیشگوئی کے پہلے حصے کی صداقت اس کے چند ایام بعد ہی ظاہر ہو گئی۔ پھر آپ کا وہ رویا جو کئی سال پہلے کا تھا۔ اور الفضل میں شائع ہو چکا تھا۔ وہ بھی حرف بحرف پورا ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ نے کئی سال پہلے بتا دیا تھا کہ ایک وقت آئے گا۔ جبکہ ہم سب کو قادیان سے کچھ عرصے کے لئے باہر جانا پڑے گا۔ اور کس طرح وہ جانا ہوگا۔ اور قادیان کی کیا حالت ہوگی۔ اور آخر تک قادیان کے حلقۂ مسجد مبارک احمدیوں کے قبضے میں رہنے کی خبر دی گئی تھی الحمد للہ

آج ہم نے زندہ خدا کے زندہ کلام کو اپنی آنکھوں کے آگے پورا ہوتے دیکھ لیا۔ اور ہمارا ایمان پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہے۔ اگر ہم وہ وعدے جو ہم نے اس سے کئے ہیں اپنے عمل سے پورا کر دیں۔ تو وہ دن بہت قریب ہے۔ جبکہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ہمیں غلبہ عطا فرما دیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہم فتح و کامرانی کے ساتھ اپنے مقدس و محبوب مرکز میں پھر جمع ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

آج ہم میں سے ہر احمدی بہن کا دل قادیان کی جدائی کی وجہ سے مغموم ہے۔ اور اُٹھتے بیٹھتے اور آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے ہر وقت اس کا ذکر ان کی زبان پر ہوتا ہے۔ اور ان کے آپس کے خطوط ان کی اس دلی کیفیت کی ترجمانی کر رہے ہوتے ہیں۔ جو قادیان جانے کی تڑپ وہ دل میں لئے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے شوہر، عزیز بھائیوں، اور رشتہ داروں کو حفاظتِ مرکز کے لئے بھیج رہی ہیں۔ اور خود ہر قسم کی مشکلات و تکالیف کا سامنا کر رہی ہیں۔ ایسی حالت میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے چند اشعار ان کے لئے بہترین مشعلِ راہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

مسلم سوختہ دل یونہی پریشان نہ ہو
تجھ پر اللہ کا سایہ ہے ہراسان نہ ہو
وقتِ حسرت نہیں یہ ہمت و کوشش کا ہے وقت
عقل و دانائی سے کچھ کام لے نادان نہ ہو
ربّ افواج خود آتا ہے تیری نصرت کو
باندھ لے اپنی کمر بستۂ حرمان نہ ہو
اُٹھ کے دشمن کے مقابل پر کھڑا ہو جا تو
اپنے احباب سے ہی دست و گریبان نہ ہو
یاد رکھ لیک غلبہ نہ ملے گا جبتک
دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآن نہ ہو
(از کلام محمود)

حضور فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے یہ پریشانی اور حسرت کا وقت نہیں۔ بلکہ ہمت اور کوشش کا وقت ہے۔ اپنی خدا داد عقل و دانائی سے کام لینا ہی ہمارا کام ہے۔ ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے موعودہ انعامات سے محروم رہ جائیں گے اگر ہم اس وقت ہمت اور عقل سے کام لیں گے تو وہ وقت دور نہیں جبکہ خدا تعالیٰ خود اپنی فوجوں کے ساتھ ہماری مدد کو آئے گا۔ اور فتح و نصرت ہماری قدم چومے گی۔ لیکن اصل بات جس کو ہمیں ہر وقت یاد رکھنی ہوگی۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم کو فتح و غلبہ حاصل کرنے کے لئے اپنے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا کرنا ہوگا۔ اور قرآن مجید کے علوم سے اپنے سینے کو منور کرنا ہوگا۔ کیونکہ ہماری فتح اور ہمارا غلبہ ان دو چیزوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر ہم حقیقی معنوں میں غلبہ چاہتے ہیں۔ تو ہمارا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اگر ہم غلبہ تو حاصل کرنا چاہیں لیکن اس کے حصول کا جو ذریعہ ہے اس پر گامزن نہ ہوں۔ تو یہ ہماری نادانی ہوگی۔

اگر ہم نے اس وقت سستی کی۔ اور اپنی عملی اصلاح کی کوشش نہ کی۔ تو باوجود پچھلی قربانیوں کے ہم اس موعود انعام سے محروم رہ جائیں گے۔ اور ہماری مثال اس شعر کے مطابق ہوگی۔ کہ ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بار بار جماعت کو اپنے خطبات و تقاریر کے ذریعے اپنے اندر ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔ ایسی تبدیلی جو کہ نبی کی جماعت کے شایان شان ہے۔ اور فرما رہے ہیں۔ کہ ابھی اور بھی خطرے اور آفات ہیں۔ جو ہمارے سامنے پیش آنے والے ہیں۔ اس لئے اگر ہم ان سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ ابھی سے حضور کے ارشادات کے مطابق عمل کر کے ایمانوں کو مضبوط کریں کیونکہ عملِ صالح سے ہی ایمان میں فتور آنا شروع ہوجاتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو ہر قسم کی سستی و کوتاہی سے محفوظ رکھے۔ اور ہر نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ تاکہ قرآن کا حکم فاستبقوا الخیرات پر عمل کر کے ہم جلد از جلد خدائی وعدہ اینما تکونوا یات بکم اللہ ط کے مطابق اپنے پیارے مرکز میں پھر اکٹھے ہوں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ الودود بار بار اپنے خطبات میں جو نصیحت ہمیں فرماتے ہیں۔ ان کو غور سے پڑھیں۔ اور سنیں۔ دلمیں نقش کریں۔ اور ہمارا عمل اس کے مطابق ہو جائے۔ حضور چاہتے ہیں۔ کہ قربانی، ایثار و توکل علی اللہ کی حقیقی روح اپنے اندر پیدا ہو۔ اور دین کیخاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے جہاں خود بھی ہر وقت تیار رہیں۔ وہاں اپنے گھر کے مردوں اور بچوں کے ذہن کو بھی اس کے لئے تیار کرتے رہیں اور اس رنگ میں اُن کی تربیت کریں۔ کہ ضرورت پہ وہ اپنے عمل سے اسکو ثابت کر دکھائیں سلسلے کی ضروریات کو اپنی ذاتی ضروریات پر مقدم سمجھیں۔ اور اپنے اوپر ہر قسم کی تنگی برداشت کر کے بھی سلسلہ کی ضرورت کو پورا کریں۔ موجودہ حالت میں زیادہ سے زیادہ کمائیں اور کم سے کم خرچ کریں۔ اپنے اندر امانت، دیانت، اور محنت کی عادت پیدا کریں۔ تبلیغ اسلام و اشاعتِ اسلام کو اپنا فرضِ اولین قرار دیں۔ اور دوسرے کاموں کو ثانوی حیثیت دیں۔ تاکہ ہماری ہجرت احمدیت کی اشاعت کا موجب ہو۔ قادیان سے باہر آ کر دوسروں سے ملنے کے جو مواقع ملتے رہتے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان تک پیغامِ حق کو پہنچانے کی کوشش میں لگ جائیں۔ اور تبلیغ کے لئے اپنے اندر جنون کی سی کیفیت پیدا کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ وقت اس کام میں صرف کریں۔ معمولی سے معمولی وقت کو بھی ضائع ہونے سے بچائیں اور جو کام بھی کریں۔ اسمیں "دست در کار دل بیار" کے مطابق اپنا سارا وقت ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ کیونکہ اس سے دماغ میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایمان میں ترقی پیدا ہوتی ہے۔ اپنے دن کے عمل کا رات کو سونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے قبل ضرور محاسبہ کر لیں۔ تاکہ ہم معلوم کر سکیں۔ کہ ہمیں دن بھر کیا کچھ کرنا چاہیئے تھا۔ اور ہم نے کیا کیا۔ محاسبہ میں انسان کو سب سے زیادہ اپنے نفس پر سخت ہونا چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ سستی اور کمزوری کی وجہ سے ہم ضرور اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ثابت ہوں۔ نماز با جماعت کی عادت اپنے مردوں اور بچوں میں پیدا کریں۔ اور خود بھی اپنے گھروں میں اس کا التزام رکھیں۔ خود علم دین سیکھیں۔ دوسروں کو سکھائیں۔ اور اس غرض کے لئے قرآن مجید اور احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر دینی کتب و تقاریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بنصرہ العزیز بر وقت پڑھیں۔ اور دوسروں سے پڑھوا کر سنیں اور اس پر عمل کریں۔ مرکز کے ساتھ مضبوط تعلق رکھیں۔ اور مرکز کی ہر آواز پر کان لگائے رکھیں۔ اور اس غرض کے لئے اخبار "الفضل" کا باقاعدہ مطالعہ کی کوشش کریں۔

قرآن مجید خود پڑھیں۔ اور دوسروں کو پڑھائیں۔ اس کے مطالب سمجھنے کے لئے اس پر غور و تدبر کرنے میں لگے رہیں۔ جن کو قرآن مجید پڑھنا نہیں آتا۔ وہ اس کو سیکھنا شروع کریں۔ اور جو قرآن مجید ناظرہ پڑھی ہوئی ہیں۔ وہ اس کا ترجمہ سیکھیں۔ اور جو ترجمہ جانتی ہیں۔ وہ اس کے مطالب سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفاسیر جو تفسیر کبیر کی شکل میں شائع ہو رہی ہیں۔ اُن کو پڑھیں اور روزانہ التزام کے ساتھ تھوڑا حصہ اس میں سے خود پڑھیں۔ اور دوسروں کو سنائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ مردوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "میرا دل چاہتا ہے۔ کہ ہماری نسلیں ہم سے بھی زیادہ احمدیت کا جوش لیکر اُٹھیں۔ تا خدا تعالیٰ کا یہ دین اطراف عالم میں پھیل جائے۔ اس لئے میں یہی نہیں کہتا۔ کہ تم قرآن پڑھو۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی پڑھاؤ۔ تاکہ جس طرح تم اس دنیا میں اکٹھے ہو۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ میں اس کو سختی سے محسوس کر رہا ہوں۔ اسی لئے سخت تاکید کرتا ہوں۔ کہ عورتوں کے پڑھانے کی طرف جلدی توجہ کرو۔" (۲۷ دسمبر ۱۹۱۵ء تقریر جلسہ سالانہ)

پھر دسمبر ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ لجنہ اماء اللہ کا آخری اور اصل قدم یہ ہونا چاہیئے۔ کہ تمام عورتوں کو باترجمہ قرآن مجید آ جائے۔ اور چند سالوں کے بعد ہماری جماعت میں سے کوئی عورت ایسی نہ نکلے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتی ہو۔ اس وقت شاید ہزار میں سے ایک عورت بھی نہیں ہوگی جسکو قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہو۔ میری حیثیت استاد کی ہے۔ اس لئے کوئی حرج نہیں۔ اگر میں تم سے پوچھ لوں (باقی ص ۲۹ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان نوازی

(از حلیمہ بیگم جماعت پنجم دختر چوہدری عبدالرحیم صاحب ربوہ)

ایک ملک میں ایک ایسا آدمی رہتا تھا۔ جو ہمدردی اور رحم دلی اور سخاوت میں بہت مشہور تھا۔ جو صفات ایک شریف آدمی میں ہونی چاہئیں وہ سب اُس میں موجود تھیں۔ اس کی شہرت اور ناموری کا حال سن کر اس ملک کا بادشاہ بہت کڑھتا تھا۔ وہ کہتا میرے پاس طاقت ہے۔ دولت ہے۔ فوج ہے وہ ایک معمولی آدمی ہے۔ میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میری تعریف اُس سے زیادہ ہونی چاہئیے۔ مگر اس پر بھی اس کی رعایا اس آدمی کی تعریف کرتی تھی۔ بادشاہ کو یہ بہت بُرا معلوم ہوتا تھا۔ آخر اُس نے بہت لالچ دے کر ایک آدمی کو اس کے قتل پر مقرر کیا قتل پر مقرر کیا ہوا آدمی اس نامور آدمی کے شہر میں پہنچا۔ اور شام کے وقت بازار میں پھر رہا تھا کہ ایک آدمی نے اُسے نو وارد سمجھ کر دریافت کیا۔ کہ وہ کس کی تلاش میں ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ وہ مسافر ہے۔ اور رات بسر کرنے کے لئے جگہ ڈھونڈ رہا ہے۔ اُس آدمی نے جب سُنا۔ تو وہ اس کو اپنے گھر لے گیا۔ اور اس کی اتنی خاطر و مدارات کی۔ کہ نو وارد بالکل بھول گیا۔ کہ وہ کس کام کے لئے آیا ہے۔ کئی دن گذر گئے۔ ایک دن اس کو اپنے سفر کا اصل مقصد یاد آیا۔ کئی دن بیکار رہنے کے خیال نے اس کو شرمندہ کر دیا۔ اور اس نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ اُس نے سوچا۔ کہ اس کے میزبان جیسے ہمدرد سے بڑھ کر اور کوئی آدمی اس کے مقصد میں کامیاب ہونے کی تجویز نہیں بتا سکے گا۔ اس لئے اس نے اس کو رازدار بنا لیا۔ اور ایک دن اس سے کہا۔ اے محترم میزبان میں آپ کی عنایات کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا۔ آپ نے مجھ غریب الوطن سے ایسا سلوک کیا۔ میرے آرام اور آسائش کا اس طرح خیال رکھا۔ کہ میں اپنے وطن اور خاص کر اس کام کو جس کے لئے میں یہاں آیا تھا۔ بالکل بھول گیا۔ اس ملک کے بادشاہ نے مجھے ایک خاص کام کے لئے بھیجا ہے۔ یہاں ایک نامور آدمی رہتا ہے۔ جس کی ہمدردی، رحمدلی اور سخاوت کا سارے ملک میں ڈنکا بج رہا ہے۔ بادشاہ وقت اس کی جان کا دشمن ہے وہ اپنی شہرت کے راستہ میں آنے والے شخص کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور اس نے مجھے دس ہزار اشرفیاں دینے کا وعدہ کر کے اُس کے قتل کے لئے بھیجا ہے۔ میں نووارد ہوں نہیں جانتا۔ کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتا ہے اور کس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ آپ میری مدد کریں۔ اور اس کام میں کامیاب ہونے کا طریقہ بتائیں۔ خدا کی قدرت یہ نووارد اس آدمی کے ہاں مہمان تھا۔ جس کے قتل کرنے کے لئے یہ آیا تھا۔ میزبان نے بڑی محبت سے کہا۔ اے بھائی۔ اگر کسی سے دوسرے بھائی کو فائدہ پہنچ سکے۔ تو اس کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اس کام کے کرنے میں دیر نہ کرے۔ جس آدمی کی تلاش میں تم اتنی دُور سے آئے ہو۔ جس آدمی کو قتل کر کے تمہیں دس ہزار اشرفیاں ملنے کی امید ہے۔ وہ آدمی مَیں ہی ہوں۔ تم میرے مہمان ہو۔ میزبان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مہمان کی ہر ضرورت کو پورا کرے۔ یہ تلوار ہے سر حاضر ہے۔

"بسم اللہ" کرو اور میرا سر کاٹ کر بادشاہ کو خوش کر کے اس سے انعام لو۔ مہمان اپنے میزبان کے قدموں پر گرا۔ اور کہا۔ میرے محترم میزبان! کروڑہا اشرفیاں تمہاری شرافت اور میزبانی پر نثار ہیں۔ تم نے اپنے حسنِ سلوک سے ایک لالچی آدمی کو گرویدہ بنا لیا

بے وقوف ہے وہ بادشاہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ تیرے قتل کے بعد تیری شہرت مٹ جائیگی۔ تو اگر سینکڑوں من مٹی کے نیچے دب جائے۔ تب بھی تیرے کام زندہ رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو نہیں مٹا سکے گی۔

بہنو! ہمیں اس قصہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ دُنیا میں صرف دولتمند اور صاحب اقتدار ہونے سے ہی کوئی شخص ہردلعزیز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مخلوقِ خدا سے ہمدردی خوش خلقی خدمت اور مہمان نوازی سے انسان ہردلعزیز ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو ان صفات سے متصف فرما دے۔

پیاری پاک خاص لیکوریا اور شدید ہوری لیسٹیے اکسیر
قیمت ایک پاؤ چھ روپے
اُبٹنہ حسن افزا کیل۔ چھائیاں اور داغ دور کر کے چہرے کو خوشنما بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے
اکسیر عسرت۔ ماہواری کی کمی۔ درد سے آنا۔ تنگی یا بالکل بند ہو چکنے کیلئے بیحد مفید۔ مرکب قیمت چھ روپے
ہائی بلڈ پریشر کی اکسیر دوا۔ ایک ماہ کورس دس روپے
بواسیر کی بیحد مفید دوا۔ پہلی خوراک معجزانہ اثر دکھاتی ہے۔ ایک ماہ کورس پانچ روپے
ذیابیطس کی اکسیر الاثر دوا۔ ایک ماہ کورس پانچ روپے
ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر۔ پوسٹ بکس ۱۵۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے
تو
اسلام کو فتح حاصل ہو سکتی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ الہام ہوا تھا۔ اس الہام کو ہوئے ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ ہمیں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہم فوراً ہی اپنی اصلاح کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتیں۔ اور اب تک ہم اسلام اور احمدیت کو اکناف عالم میں پھیلا دیتیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے سامنے شرمندگی اور افسوس کے ساتھ یہ جواب نہ دینا پڑے کہ اے ہمارے رب ہم نے تیرے خلیفہ کے الہام کو سُنا تھا۔ مگر اپنی کوتاہی اور غفلتوں کی وجہ سے ہم عورتیں ہی اسلام کی راہ میں روکاوٹ ثابت ہوئیں۔ اور ہم نے اپنی اصلاح کی بجائے اپنی آئندہ نسلوں کو بھی خراب کیا ہے۔ کتنی مُبارک ہیں وہ عورتیں۔ جو اس جواب سے بچ جائینگی اور اپنی اور اپنی دوسری بہنوں کی اصلاح کر لیں گی۔ اور اپنے خلیفہ کے الہام کو اپنے عمل سے پُورا کر کے دکھائیں گی۔ اسی مقصد کے لئے لجنہ اماء اللہ نے شعبہ تربیت و اصلاح بنایا ہے۔ مگر مجھے سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ سوائے چند لجنات کے باقی کسی لجنہ نے بھی یہ کام شروع نہیں کیا۔ حالانکہ یہ کام بہت ہی اہم ہے۔ اور اس کی طرف فوری توجہ ہونی چاہیئے۔

میں امید کرتی ہوں۔ کہ آئندہ ہر ماہ تمام لجنات سے اس شعبہ کی رپورٹ آیا کرے گی۔ اور تمام بہنیں اس کام کی طرف پوری توجہ دینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

امۃ الباسط قائم مقام سیکرٹری
شعبہ تربیت و اصلاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی ماں کی اپنے بیٹے کو نصیحت

(از محترمہ شمیم صاحبہ)

لختِ جگر نہ کھوئیو اک لمحہ رائیگاں
بن تیز گام جادۂ منزل پہ ہو رواں

ہرگز نہ تم بھٹکنا رہِ مستقیم سے
نصرت طلب ہر آن ہو ربِّ رحیم سے

ہو ایک ایک سانس کی گر قدر جانِ من
کانٹے بھی تیری راہ کے بن جائیں یاسمن

خوش کامیوں کے جلوہ منظر قریب ہوں
گر راستی کی منزلیں تجھ کو حبیب ہوں

تو تیرگیٔ نفس کا دشمن رہے سدا
مومن ہو۔ دن ہو ایک سے بڑھ چڑھ کے دوسرا

نفسِ دنی سے شرف نہ تیرے ذلیل ہوں
جذبات عالیہ ہوں، مقاصد جلیل ہوں

فطرت غیور تر ہو تو ہمت بلند ہو
اخلاق فاضلہ ہوں، صداقت پسند ہو

غیر از خدا ہر ایک سہارے کو چھوڑ دے
ہر رشتہ امید کا احد سے جوڑ دے

تقویٰ کا ہو مقام نہایت جمیل تر
اور ہوں تعلقات خدا سے جمیل تر

ہر حال میں دعائیں دعائیں لگے رہو
مالک کے آستانہ پہ ہر دم جھکے رہو

قائم حضورِ قلب سے ہر اک نماز ہو
مولیٰ سے اپنے خوب ہی راز و نیاز ہو

پچھلے پہر کے گریہ سے جاں پر زفور ہو
تا قلبِ مطمئنہ کو حاصل سرور ہو

ہر دم درود بھیجو خدا کے حبیبؐ پر
اس کے بروز پر بھی، ہاں سچے نقیب پر

"برتر گمان و وہم سے احمدؑ کی شان ہے"
اس شانِ بے گمان کی محمود جان ہے

ہاں مصلح موعود پہ سو جان سے نثار
اس ملہم ذی شان پہ تصدّق ہزار بار

اس دولتِ عظیمہ کو محبوب کیجیو
سطوت پہ دو جہان کی ترجیح دیجیو

ملت تجھے پیاری ہو ملت سے ہو پیار
ملت کے ہر مفاد پہ ہوں جان و دل نثار

ہوں وقف جان و مال ترے دین کے واسطے
حسنِ عمل وسیع ہوں خدمت کے واسطے

کرتی ہے پاک مال کو دیتے رہو زکوٰۃ
نافع مفید بن کے بڑھا لیجیو حیات

یہ آرزو ہے موجبِ صد شانِ سلف ہو
امّی کی جان! مایۂ صد آن خلف ہو

(شمیم)

*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

زکام

از امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد السمیع صاحب ایم۔ بی۔ ایس ربوہ

یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ اور اس کی اصل وجہ اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔ غالباً اس کی وجہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ اس بیماری میں مریض کے سر میں درد ہوتا ہے۔ کھانسی بار بار اُٹھتی ہے۔ بخار بھی کافی تیز ہو جاتا ہے۔ نیز ناک سے بھی پانی بہنے لگ جاتا ہے اگر احتیاط نہ کی جاوے۔ تو الٹیاں شروع ہو جاتی ہیں اور ناک سے خون بہنے لگ جاتا ہے۔

اس بیماری میں نمونیہ، یرقان، پلیورسی، اور کانوں کی مختلف بیماریاں اکثر بطور پیچیدگی کے پیدا ہو جاتی ہیں۔

جن لوگوں کو زکام ہوتا ہے۔ اگر انمیں کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ تو وہ ہفتہ کے اندر اندر ان کو مکمل آرام آجاتا ہے۔

حفظ ماتقدم

جب یہ بیماری پھیل رہی ہو۔ تو تندرست آدمیوں کو زیادہ ہجوم کی جگہوں پر نہیں جانا چاہیئے، نیز پوٹاشیم پرمینگنیٹ کو گرم پانی میں ملا کر غرارے کرنے چاہئیں۔

علاج:۔ جونہی زکام محسوس ہونے لگے اسی وقت دس گرین اسپرین، 5 گرین ڈوور پاوڈر میں ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھا لینی چاہیئے۔ اور مریض کو کم از کم ۴۸ گھنٹے بالکل علیحدہ رہنا چاہیئے۔ زیادہ پانی کا استعمال بہت مفید ہے۔ خوراک بھی ہلکی اور زود ہضم کھانی چاہیئے۔ اگر قبض کی شکایت ہو۔ تو ہلکا سا جلاب ضرور لے لینا چاہیئے۔

ناک میں الفیڈرین کا ایک فیصدی نمک کے پانی میں لوشن بنا کر ڈالنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ نیم گرم پانی میں تھوڑا سا نمک ملا کر ناک کو دن میں کم از کم تین دفعہ اچھی طرح سے صاف کرنا چاہیئے۔

جہاں تک ممکن ہو سکے۔ اس بیماری میں پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور مختلف قسم کی ادویات سے احتراز ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس بیماری کا اگر علاج کیا جاوے تو پندرہ دن میں مریض صحت یاب ہوتا ہے۔ اور اگر علاج نہ کیا جاوے۔ تو چودہ دن میں مریض کو کامل صحت ہو جاتی ہے۔ یہ ایک پرانی کہاوت ہے۔ جو آج تک درست ثابت ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت

محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب وڑائچ راجیکی پشاور

بہارِ ہستی میں ہم تو جیسے کھلا کئے ہیں کھلا کریں گے
وہ آپ چاہیں جو اس چمن میں مٹا کئے ہیں مٹا کریں گے

وہ اور ہوں گے جو سیلِ دریا میں ڈوب مرنے کی ٹھان بیٹھے
ہم ایسی موجوں کی کشمکش میں جھکا کئے ہیں بڑھا کریں گے

ہزار شعلے کرے فراہم یہ دہر برق و شرار بن کر
ہمارے اشکوں سے جو بھی اُلجھے بجھا کئے ہیں بجھا کریں گے

مثالِ یوسف گرا کے چاہ میں ہمیں بھی دنیا نے دیکھ پایا
کہ اِن نشیبوں سے ہم ہمیشہ اُٹھا کئے ہیں اُٹھا کریں گے

ہمیں زمانہ میں کیا ڈرائیگی خارزاروں کی تیز نوکیں
ہم ایسی راہوں پہ روندتا کر چلا کئے ہیں چلا کریں گے

عدو جو چاہے تو آزمائے یہ دل بڑا ہے یہ جاں کڑی ہے
کہ ہم فنا کا شکار ہو کر جیا کئے ہیں جیا کریں گے

غمِ محبت کی آہ وزاری اگرچہ مصلح ہے بارِ محفل
مگر جو دل میں کھٹک رہی ہے کہا کئے ہیں کہا کریں گے

لطائف

۱ ایک رئیس سو رہا تھا کہ یکایک بندوق کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ خدمتگار بندوق لئے کھڑا ہے۔ پوچھا کیا ماجرا ہے۔ جواب دیا حضور ایک چڑیا برآمدے میں بیٹھی تھی۔ میں نے سمجھا کہ چیں چیں کر کے حضور کو جگا دے گی۔ اس لئے بندوق سے اسے گولی سے مار دیا۔

۲ بیوی (بگڑ کر) اگر تم مجھے نیا برقعہ بنوا کر نہیں دو گے تو اپنے باپ کے گھر چلی جاؤں گی۔
شوہر: نہایت مناسب ہے۔ اور جب واپس آؤ تو میرے لئے بھی ایک کوٹ کا لٹھا لیتی آنا۔

۳ ماں: بیٹا میرے سر پر کھڑے ہو کر مستی [illegible]
بیٹا: ہم سر پر کہاں کھڑے ہیں۔ زمین پر کھڑے ہیں۔

عائشہ بیگم بنت چوہدری عبدالرحیم ساہووال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلقین

محترمی ثاقب صاحب زیروی

جنگ کے خونی مناظر کا نہ ہمدم ذکر چھیڑ
یہ نہیں باتیں فقط توسیعِ معلومات کی

بے نواؤں کو سکونِ زیست دے سکتی نہیں
بے بصر تائید ہر لیڈر کے ارشادات کی

وہ بجھا سکتے نہیں اقوام کے سینوں کی آگ
مشتعل سینوں میں جن کے آگ ہے آلات کی

ان میں ڈاکو بھی ہیں رہزن بھی ہیں بازیگر بھی ہیں
ذمہ داری لیتے ہیں جو بزمِ موجودات کی

یہ گلی کوچوں میں منصوبے یہ چوراہوں میں جنگ
برکتیں ہیں سب انہی کی ذاتِ بابرکات کی

زر کے بوتے پر سیاست کھیلتی ہے جب شکار
صبح کے ماتھے پہ چھا جاتی ہے ظلمت رات کی

گلستاں والو نظامِ گلستاں سے ہوشیار
بدلیاں چھائی ہوئی ہیں خون کی برسات کی

دامنِ دل ایسے کانٹوں سے بچانا چاہیئے
اب زباں پر مہر و الفت کا ترانا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ فاضلہ

لفظ اخلاق خلق سے مشتق ہے۔ اور خُلق انسانی کمالات کا جامع یعنی ہر وہ عمدہ صفاتی پہلو جو انسانیت کے لئے ضروری ہی نہیں۔ بلکہ اس کی زیب زینت کو چار چاند لگانیوالا ہے۔ خلق میں مضمر ہے۔ خلق ایک ایسی تلوار ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کی تمام طاقتیں سرنگوں ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ امریکہ نے ایٹم بم ایک مہلک اور مہیب جنگی ہتھیار تیار کر رکھا ہے۔ جس کے استعمال سے انسان و حیوان تباہ ہی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ جس جس علاقے پر اس کا اثر پہنچتا ہے۔ وہ راکھ کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ جہاں کئی سال تک نباتات تک نہیں اُگ سکتی۔ مگر میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ آج اگر تمام دنیا اخلاق کی حامل ہو جائے تو ایٹم بم اس کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ اگر کوئی قوم یہ خیال کرے۔ کہ وہ دنیا کو ایٹم بم کی طاقت سے ختم کر دیگی۔ تو اس کا خیال غلط ہے۔ کیونکہ اس کے اثرات زائل پذیر ہیں۔ یوں تو اس کے مقابلہ میں اخلاق کی تلوار کا وار ایسا وار ہے۔ جس کا زخم تادم مرگ مندمل نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے خاص طور پر اخلاق پر زور دیا ہے۔ سلفِ صالحین و صالحات نے اس پر سختی سے عمل پیرا ہو کر ہمارے لئے دین و دنیا کی فلاح و بہبودی کا راستہ کھول دیا ہے۔ وہ اس ہتھیار سے لیس ہو کر بڑی بڑی سرکش طاقتوں سے نڈر ہو کر ٹکرائے۔ اور انہیں پاش پاش کر دیا۔ جو بھی ان کے مقابلہ میں آیا۔ خفت و شکست سے دوچار ہو کر ہمیشہ کے لئے غلام بن گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ سے قبل جن جن مصائب آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ آج بھی ان کے تصور سے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اُٹھتا ہے۔ لیکن باوجود ان تمام تکالیف و مصائب برداشت کرنے کے مکہ کی فتح بغیر ایک قطرہ خون بہائے سرانجام پائی۔ وہ خون بہا سکتے تھے۔ اُن پر جو ظلم ہوئے تھے اس کے انتقام سے اپنی پیاس کو بجھا سکتے تھے۔ مگر ایسا نہ کیا۔ اور فتح بھی ہوئی۔ آپ حیران ہوں گے۔ کہ وہ کونسا ایسا ہتھیار تھا۔ یا وہ کونسی چیز تھی۔ جس کی وجہ سے خون بھی نہ بہایا گیا۔ اور فتح بھی نصیب ہوئی۔ وہ اس پاک ہستی کا خلقِ عظیم تھا۔ جس کے وار کی تاب کوئی نہ لا سکتا تھا۔ ہر ایک دشمن کے لئے معافی کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان پر شفقت فرما کر اُن کے دلوں کے آقا بن گئے۔ اس واقعہ کے مقابل میں

(باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی تربیت کیلئے ضروری چند باتیں

(از امۃ اللہ خورشید)

(۱) والدین بچوں کو اپنے ہمراہ مساجد میں لے جایا کریں۔

(۲) بچوں کو شریعت کے احکام کے مطابق السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور اہل محلہ و دیگر احباب اپنا یہ دستور بنالیں۔ کہ وہ بچوں کو ان کی تعلیم کی غرض سے السلام علیکم کہا کریں گے۔

(۳) والدین نیک ذکر اور اچھی گفتگو ہی ہمیشہ بچوں کے سامنے کریں۔

(۴) گھر میں قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر الٰہی بچوں کے سامنے اس اہتمام سے کریں۔ کہ ان کے اندر اس کی وقعت اور اس کی نقل کرنے کا شوق پیدا ہو۔

(۵) میاں بیوی کے تنازعات اور سخت کلامی کا اظہار بچوں کے سامنے ہرگز نہ ہو۔

(۶) میاں بیوی اپنا کوئی مخفی فعل بچہ کے سامنے نہ کریں

(۷) گھر کی کوئی شے بچہ سے ایسی حالت میں چھپا کر نہ رکھی جائے۔ جب کہ بچہ کو اس کے حصول میں رغبت ہو

(۸) اچھی عادات اور محاسن اخلاق حتے الوسع بچوں کے ہاتھوں سے کروائے جائیں۔ مثلاً غریب کو خیرات دینا، بھوکوں اور مسکینوں کو کھانا پہنچانا خدمت خلق کا کوئی ایسا کام جس کو وہ شوق سے کرسکیں۔

(۹) والدین کوشش کریں۔ کہ ان کے بچے اچھی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گذاریں۔ اگر وہ صحبت گھر کی چار دیواری کے باہر مفقود ہے تو بچے کا زیادہ سے زیادہ وقت گھر میں اپنی نگرانی میں گذارنے کی کوشش کی جائے۔

(۱۰) بچے کو چھوٹی عمر سے ہی دینی تعلیم کی طرف راغب کیا جائے۔ اور بالکل ابتدائی مسائل یاد کرائے جائیں۔ اسلامی تاریخی واقعات اس کو کہانی کے رنگ میں سنائے جائیں۔ تاکہ اس کے اندر بھی وہی رُوح پیدا ہو۔ اور عملی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے اس کا دماغ ان کارناموں سے متأثر ہو۔

(۱۱) بچوں کی صحت برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ آزاد رکھا جائے۔ کیونکہ یہی عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ اگر اس میں پابندی لگا دی گئی۔ تو بچے کی نشوونما کی تکمیل نہ ہوسکیگی۔

(۱۲) بچہ کے اندر مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کیلئے عملی طریقے اختیار کئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۳) ایسا طریق اختیار کرنے کی کوشش کی جائے۔ جس سے بچّہ کے اندر اسلامی شعار کی وقعت و عظمت کا احساس ہو۔ اور وہ اس کو اپنانے میں پوری راحت سمجھتا ہو۔ جس کا بہترین طریق والدین کا عملی نمونہ اور بچّے کو گاہے بگاہے وعظ و نصیحت ہے۔

(۱۴) بچوں کی تنظیم ایسی صورت میں کی جائے کہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھیں۔ تو اس کے متعلق تنظیمی امور وہ اس سے پہلے ہی سیکھ چکے ہوں۔ مثلاً اُن کے الگ دفاتر ہوں۔ جہاں وہ ایک حد تک کام مربّی کی نگرانی میں اپنے ہاتھ سے کریں۔

نمبر۲۔ تیراکی، شہسواری، نشانہ بازی اور دوسرے امور جو ان کی عملی زندگی میں مفید ہوں بھی سکھائے جائیں۔

نمبر۳۔ کوئی دستکاری ایسی سکھائی جائے۔ جو آئندہ زندگی میں مفید ہو۔

(۱۵) ہر بچہ کی ذہنی میلان اور استعداد کو معلوم کر کے اسے اس لائن میں لگانے کی کوشش کیجائے۔

(۱۶) انتظام اور فرمانبرداری کی وقعت اس قدر راسخ الذہن کر دی جائے۔ کہ انہیں کسی موقعہ پر بھی نظام کے خلاف آواز اُٹھانے کا خیال نہ آئے۔

(۱۷) بچہ جونہی ہوش سنبھالے اور بولنے کے قابل ہو والدین کو چاہیئے۔ کہ آسان تربیتی کورس تجویز کریں۔ جو گاہے اُسے زبانی یاد کرائیں اور گاہے اس کے مطابق عمل کروائیں۔ تاکہ جب بچہ گھر کی چاردیواری کے باہر کی دنیا میں قدم رکھے تو باہر کی مسموم فضا سے محفوظ رہ سکے۔

بقیہ صہ ۱۷۔

اللہ تعالیٰ کا نام دنیا کے چپّہ چپّہ پر پھیل جائے۔ انسانیت کو ظلم و جور، بھوک اور فاقہ کشی سے نجات دلائی جائے پہاڑ اُن کی راہ میں آئے۔ تو ریزہ ریزہ ہو گئے۔ دریا اُن کے سامنے آئے تو منجمد ہو گئے۔ اُنہوں نے دُنیا کی تاریخ اور جغرافیہ کو بدل دیا۔ اور اپنے کارناموں سے ایک ایسی تہذیب کو جنم دیا۔ جس کی روشنی آج بھی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔

محسنِ انسانیت پیغمبر اسلام نے اس دُنیا کو جو لٹیروں اور حرص و آز کے پجاریوں کی لوٹ مار سے ظلمت کدہ بن چکی تھی۔ اپنے نور سے منور کیا۔ جاہل عربوں کو انسانی مروت، خلوص و محبت، ترقی اور خوش حالی کا سبق سکھایا۔ محنت کشوں اور مزدوروں کو بتایا۔ کہ اس سرزمین پر تمہارے بھی وہی حقوق ہیں۔ جو دوسرے انسانوں کے ہیں۔ زمین اللہ کی ہے۔ اور اس پر سب کو مساویانہ حقوق حاصل ہیں۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفےٰ سب نبیوں کا سردار

نصیرہ نزہت۔ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب
واقفِ زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہن کے نام ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا آپ کا حافظ و ناصر ہو

میری پیاری ہمشیرہ۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ

آج کی ڈاک سے آپ کا خط ملا۔ ننھے کی آمد کا پڑھکر اتنی خوشی ہوئی۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ میری طرف سے ننھے کو خوش آمدید کہیں اور پیار دیں۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو بہت جلد صحت دے۔ آمین۔

میری پیاری بہن اب آپ پر بہت سی نئی ذمہ داریاں آن پڑی ہیں۔ آج آپ کو ماں کہلانے کا فخر حاصل ہو گیا ہے۔ وہی ماں کہ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔ آج آپ کے سپرد ایک ننھی سی جان کی پرورش ہے۔ ہر ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ مگر ایک ماں کی پرورش سے اس کا بچہ ذہین، ہوشیار، صحت مند اور ہنس مکھ بن جاتا ہے اور دوسری ماں کی غفلت، لاپرواہی اور جہالت سے اس کا نونہال کند ذہن، سست، بیمار اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ مگر تعلیم یافتہ مائیں ہمیشہ اپنے بچوں کی اعلےٰ پرورش کرتی ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ آدمی وہی کچھ بنتا ہے جو اس کی ماں نے اسے ابتدائی پانچ سالوں میں بنا دیا ہو۔ خالد بن ولید اور محمد بن قاسم وہی تھے۔ جو اُن کی ماؤں نے ان کو شروع میں بنا دیا تھا۔ اس وقت بھی ہماری جماعت کو خالد بن ولید اور محمد بن قاسم جیسے اولوالعزم مجاہدوں کی ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو صرف اور صرف آپ جیسی ننھے ننھے بچوں کی مائیں ہی پورا کر سکتی ہیں۔

میری پیاری بہن یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم غریب ہیں۔ اور کچھ نہیں کر سکتیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اُونچے اُونچے محل یہ شاندار ایوان بڑے بڑے آدمی پیدا کرنے سے ہمیشہ قاصر رہے ہیں۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ بڑے بڑے آدمی ہمیشہ غریب کے جھونپڑے سے ہی پیدا ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام، علاوہ ازیں دنیا کے مشہور رہنما سب غریبوں کی جھونپڑیوں کے ہی چشم و چراغ تھے۔

مجھے اُن عورتوں کی عقل پر حیرانی ہوتی ہے۔ جو عورت کی زندگی کا مقصد کچھ اور بتاتی ہیں۔ یاد رکھو۔ عورت کی جگہ ٹائپسٹ کی کرسی نہیں۔ بلکہ گھر کی چار دیواری ہے۔ وہ شمع محفل بننے کیلئے نہیں بلکہ گھر کی ملکہ بننے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اُس کی زندگی کا مقصد ساٹھ روپے کی کلرکی نہیں۔ بلکہ تربیت اولاد ہے۔ جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں نے حضرت ابوبکر۔ عمر یا علی جیسا ایک بھی فرزند پیدا کر دیا۔ تو یقیناً یقیناً اُس نے اپنی زندگی کے مقصد کو پالیا۔

اُمید ہے۔ کہ آپ میری اس التجاء کو قبول کر کے اپنی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ کہ یہ نومولود آسمانِ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ ثابت ہو۔ یہ خالد بن ولید ثانی ہو۔ یہ احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کا باعث ہو۔ سو میں آخر میں دعا کرتی ہوں۔ کہ خدا اسے دین و دُنیا میں برکت دے اور خادمِ دین بنائے۔ فقط۔ والسلام

آپ کی بہن :-

بشریٰ سلطانہ

مدیرہ کی ڈاک

(۱) گوجرانوالہ ۶؍ جولائی محترمہ ایم صادقہ میر صاحبہ تحریر فرماتی ہیں :-

"رسالہ مصباح دوبارہ شائع ہو کر ہم تک پہنچا۔ جسے دیکھ کر بے پایاں مسرت حاصل ہوئی۔ گویا کھوئی ہوئی چیز مل گئی۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ ہمیں یہ خوش نصیبی حاصل ہوئی ہے۔ کہ احمدی مستورات کا واحد ترجمان رسالہ مصباح ہے آپ کی خدمات اور سعی بھی قابلِ قدر ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو دن رات کی انتھک کوششوں کا اجرِ عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔

نیز ایک ناقص سی رائے بھی سُنیئے۔ رسالہ مصباح کا ایک صفحہ بزمِ مصباح کے لئے بھی وقف کیجئے۔ تا مصباحی بہنیں باہم میل جول اور سوال وجواب کی سہولت حاصل کر سکیں"۔۔۔۔

(۲) لاہور۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتی ہیں :-

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ اور ارادوں میں برکت ڈالے۔ ہم لوگوں کو بھی اپنے پیارے مصباح کی ترقی کا بڑا فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔

اخبار مصباح کے پچیس ۲۵ پتے ارسال ہیں۔۔۔۔ انشاءاللہ مصباح کا چندہ جلد ارسال کیا جائے گا۔ اگر مصباح پندرہ یومیہ کر دیا جائے۔ تو بہتر ہی رہے گا۔ انشاءاللہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و مددگار ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھنے کی باتیں

۱۔ جھوٹ بولنے والا خود ذلیل ہوتا ہے۔
۲۔ جھوٹ ایک لعنت ہے۔
۳۔ سچائی کے فوائد لاتعداد ہیں۔ یہ نیکیوں کی جڑ ہے۔
۴۔ بے ایمانی کی دولت سے غربت بدرجہا بہتر ہے۔
۵۔ غصہ کے نتائج برے ہوتے ہیں۔
۶۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ گناہ سے بچو۔
۷۔ دُنیا کے آرام کو آرام نہ سمجھو۔ عاقبت کی فکر کرو۔
۸۔ برے آدمی کی صحبت سے تنہائی اچھی ہے
۹۔ زندہ رہنے کے لئے کھاؤ۔ کھانے کے لئے زندہ نہ رہو۔
۱۰۔ کسی کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو۔
۱۱۔ بڑھائی کی طرف قدم بڑھاؤ۔
۱۲۔ آغاز سے پہلے انجام سوچ لو۔
۱۳۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔
۱۴۔ بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مُبادا کہ ہو جائے نفرت زیادہ

خزینۃ الجواہر

۱۔ اپنے ماں باپ کی تعظیم کرو۔ تب تمہاری اولاد تمہاری تعظیم کریگی۔
۲۔ اپنے نفس کو مار لینا جہادِ اکبر ہے۔
۳۔ ایفائے عہد سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔
۴۔ دنیا کی محبت مصیبت پیدا کرتی ہے۔
۵۔ اپنے اطوار کی خوبی سے لوگ تعظیم و عزت کریں گے۔
۶۔ ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھیں۔ تو محبت میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔
۷۔ ایمان کی ایک تہائی علم، دوسری تہائی حیا اور تیسری تہائی فیاضی ہے۔
۸۔ افلاس میں صبر کرنا اور نیک نام رہنا دولتمندی میں بدنام ہونے سے بہتر ہے۔
۹۔ آدمی کا قلب اسکی زبان کے نیچے چھپا رہتا ہے
۱۰۔ آدمی نیک افعال سے لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔
۱۱۔ انسان کے افعال اس کی اصلیت ظاہر کر دیتے ہیں۔

محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب مُلتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید نسخے

مقوی دماغ نسخہ

بادام روغن	۱۰ تولہ
روغن خشخاش	۴ تولہ
کدو کے بیج کا روغن	۲ تولہ

ترکیب! ان تینوں کو ایک بوتل میں ملا لیں۔ اور ۱۰ سیر سرسوں کا تلوں کا تیل ڈال لیں۔ پھر خوشبو دینے کے لئے گلاب کا عطر ۲۰ بوندیں اور کستوری کا عطر بارہ بوندیں اور سبز آئیل ۳۲ بوندیں ڈال لیں۔ بعد ازاں اس کو سر میں لگائیں۔ بہت مفید ثابت ہوگا انشاءاللہ۔

بالوں کو سیاہ کرنے والا تیل

تیل زیتون	۲ سیر
صندل کی خالص خوشبو	سوا تولہ
مولسری کی خوشبو	اڑھائی تولہ
گلاب کی خوشبو	اڑھائی تولہ
لونڈر کی سپرٹ	۳ ماشہ

رنگ حسب منشا ڈال دیا جائے۔

ترکیب:۔ پہلے ان تینوں کو ملا لیں۔ پھر رنگ حل کر لیویں۔ پھر خوشبو ڈالدیں۔ پھر سپرٹ لونڈر وغیرہ ڈالدیں۔ ٹین میں ۲۴ گھنٹہ پڑا رہے۔ پھر بوتلوں میں بند کر دیں۔ یہ تیل بالوں کو سیاہ اور چمکدار کرتا ہے۔

پھلوں کے داغ دُور کرنا

اکثر پھلوں کا داغ تو اسی وقت گرم یا ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور اگر وہ نہ چھوٹے۔ تو اُبلتے ہوئے پانی میں تھوڑا سا سہاگہ گھولکر کپڑے پر جہاں داغ لگا ہو۔ لگا دو۔ اس جگہ کو کسی کٹورے وغیرہ سے تان کر یہ پانی اس پر ڈالو۔ وہ چھن چھن کر نیچے کے برتن میں اکٹھا ہو جائے گا۔ یہ ترکیب تازہ داغ دُور کرنے کا ہے۔ پرانا داغ دُور کرنے کے لیئے اس جگہ کو کلوراٹیڈ آف لائم میں تر کر کے جلدی سے کھلے پانی میں دھو ڈالو۔ نہیں تو کپڑے کو جلا دیگا۔

وسکی شراب میں تر کر کے دھو ڈالنے سے داغ دُور ہو جاتے ہیں۔

لیموں کا رس لگا کر گرم پانی سے دھو ڈالنے سے دُور ہو جاتے ہیں۔

اُونی۔ ریشمی یا روئی دار کپڑے سے چکنائی کا داغ دور کرنا

۱۔ ایک اونس کھریا مٹی

۲۔ پانچ اونس حقہ کی کیٹ

کو خوب باریک پیس کر دو اونس سپرٹ آف وائین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ملا لیں ۔ اور انگلی کے برابر قلمیں بنا کر خشک کر لیں
جب ضرورت ہو ۔ ویسے ہی ذرا بھگو کر جب کناتی کے
مقام پر لگائیں ۔ پھر برش وغیرہ سے جھاڑ کر ڈال
دیں ۔ اُونی کپڑے کے دھبے تارپین میں الیمونیا ہموزن
ملا کر دھونے سے دُور ہو جاتے ہیں ۔

پھوڑا پھنسی کی دوا

۱ ۔ آم کی گٹھلی پانی میں پیس کر ہر روز لگائیں ۔
۲ ۔ ایک تولہ اناب کو ۴ تولہ گھی میں جلا کر رگڑیں
کہ سب یک جان ہو جائے ۔ پھر دو ماشہ دھویا ہوا
توتیا ملا کر رکھ لیں ۔ اور پھنسیوں پر لگائیں ۔
اور توتیا اس طرح دُھلتا ہے ۔ کہ اس کو
باریک پیس لیں ۔ اور پانی میں ڈال لیں جب
تہ میں بیٹھ جائے ۔ پانی بدل دیں ۔ اور اسطرح
تین چار بار کریں ۔ اور خشک کر کے کام پر
لگائیں ۔ بڑی مفید دوا ہے ۔

رخساروں کی سرخی تیار کرنا

۱ ۔ الاکس	۲½ رتی
۲ ۔ گلیسرین	۲½ تولہ
۳ ۔ پانی	۲۷ تولہ

ترکیب

پہلے الاکس کو پانی میں حل کر لیں ۔ پھر گلیسرین
شامل کر کے خوب ہلائیں ۔ پھر رومال کا کونہ تر کر کے
رخساروں پر لگائیں ۔ تو یہ رنگ نہانے سے بھی نہ
اُترے گا ۔ انشاء اللہ ۔ اگر اُتار مقصود ہو ۔
تو تیزاب شورہ ایک حصہ ، پانی ۷ حصہ ملا کر لگائیں ۔
تو اُتر جائے گا ۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں ۔

نصیر نزہت ۔ اہلیہ حافظ بشیر الدین
واقفِ زندگی

(بقیہ صفحہ ۲۴)

کہ جو عورتیں قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہیں ۔ وہ کھڑی ہو جائیں
اور جن کو ترجمہ نہیں آتا وہ بیٹھی رہیں ۔ (حضور کے ارشاد
پر بہت سی عورتیں کھڑی ہو گئیں ۔ جن کو دیکھ کر حضور نے
فرمایا) بہت خوشی کی بات ہے ۔ کہ میرے
اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہیں ۔ الحمد للہ
اب بیٹھ جاؤ ۔ میرے لئے یہ خوشی عید کی خوشی سے بھی
زیادہ ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے
اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہوئی ہیں ۔
مگر میرے لئے یہ تسلی کا موجب نہیں ۔ میرے لئے
تسلی کا موجب تو یہ بات ہو گی ۔ جب تم میں سے ہر
ایک عورت قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہو گی ۔ اور
مجھے خوشی اس وقت ہو گی ۔ جب تم میں سے ہر ایک
عورت صرف ترجمہ ہی نہ جانتی ہو ۔ بلکہ قرآن مجید کو
سمجھتی بھی ہو ۔ اور مجھے خوشی اس وقت ہو گی ۔
جبکہ تم میں سے ہر ایک عورت دوسروں کو قرآن مجید
سمجھا سکتی ہو ۔ اور پھر اس سے بھی زیادہ خوشی کا
دن وہ ہو گا ۔ جس دن خدا تعالیٰ تمہارے متعلق
گواہی دے گا ۔ کہ تم نے قرآن مجید سمجھ لیا ۔ اور
اس پر عمل بھی کیا ۔"

(باقی بر صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میز پوش کا مرکز

از بشریٰ ناہید متعلمہ ہفتم۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۱۲۶۵۲ میں ظفر احمد صدیقی ولد محمد مقبول صاحب عمر ۳۸ سال ساکن سکندر آباد ڈاک خانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ 11/49 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً ۲۰۰ روپیہ ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اُس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کا بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد :۔ ظفر احمد صدیقی سکندر آباد۔ ضلع ملتان

گواہ شد :۔ رحیم بخش دیہاتی مبلغ بنگلہ گوچینر والہ ضلع ملتان

" ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر بیت المال

نمبر ۱۲۷۰۹ میں حمیدہ بیگم زوجہ غفور احمد صاحب شاکر عمر ۳۲ سال ساکن چک 54/2.L ڈاک خانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1/50 ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر -/۴۰۰ روپیہ زیور طلائی دو تولہ زیور نقرئی ۲۰ تولہ ہر دو قیمتی -/۲۲۰ روپیہ ہے 1/10 کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا شوہر قادیان میں درویش ہے۔ اس لئے مجھے -/۱۵ روپے مرکز کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :۔ حمیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :۔ نور احمد احمدی چک 54/2.L

" ۔ حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۱۴۰۹ میں محمد حسین ولد محمد ابراہیم عمر ۱۸ سال ساکن و ڈاک خانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8/49 ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ دو عدد مکانات ایک پختہ اور ایک خام کا 1/10 حصہ قیمت -/۳۱۲ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ ششماہی آمد -/۱۲۰ روپیہ پر ہے۔ میں اس جائیداد اور اور آمد کا 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد :۔ مستری محمد حسین شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :۔ محمد عبد المجید

" ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۰۹۳ میں اقبال بیگم زوجہ عبد الواحد صاحب عمر ۲۷ ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3/49 ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر -/۴۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا :۔ اقبال بیگم چوک وزیر خان۔ کوچہ گوندی والا۔ بمکان نمبر ۱۰۶۹ ۱۱
لاہور

گواہ شد :۔ عبدالواحد خاوند موصیہ
" :۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۵۴۶ میں عنایت بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب عمر ۲۵ سال ساکن کوٹ آغا ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ پانچ سو روپے میں نے اپنے خاوند سے وصول پالیا ہے۔ سونا ۱۱ ماشہ ہے۔ قیمتی -/۵۰ روپے کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر اس کے علاوہ جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :۔ عنایت بی بی اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ چوہدری بشیر احمد خاوند موصیہ ساکن کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۹۹۴ میں بیگم سلطان زوجہ حکیم محمد حسین جو مرہم عیسےٰ عمر ۵۰ سال ساکن لاہور دہلی دروازہ احاطہ میاں چراغ دین مبارک منزل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ پانچ صد روپے حق مہر جو خاوند کے ذمہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جائداد ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۰ ۲/۴۹

العبد :۔ بیگم سلطان موصیہ

گواہ شد :۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ۔ ۱۰ ۲/۴۹

گواہ شد :۔ محمد الیاس فرزند حقیقی موصیہ مذکورہ۔

نمبر ۱۲۷۷۹ میں حسین بی بی زوجہ فضل کریم جٹ عمر ۴۰ سال ساکن کوٹ رتہ ڈاکخانہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس اس وقت پانچ سو روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ہو۔ تو یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :۔ حسین بی بی زوجہ فضل کریم کوٹ رتہ ڈاکخانہ رسول نگر

گواہ شد :۔ فضل کریم کوٹ رتہ ڈاکخانہ رسول نگر

گواہ شد :۔ عطاء محمد ربوہ۔

نمبر ۱۱۵۳۲ میں چوہدری غلام حسین ولد چوہدری محمد ابراہیم جو عمر ۴۰ سال ساکن چک چھور ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مزروعہ چھ بیگھ قیمتی -/۴۰۰ روپیہ اور دو بھینسیں قیمتی -/۳۰۰ روپے اور ایک مکان قیمتی -/۵۰۰ روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد :۔ غلام حسین بقلم خود

گواہ شد :۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد :۔ مسعود احمد بقلم خود چھور چک ۱۱۷۔

نمبر ۱۱۵۳۳ میں بشیر احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم جو عمر ۲۳ سال ساکن چھور چک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۷۔۱۱ ڈاک خانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس
بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائداد زمین تقریباً ۴ بیگھہ قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ نقد -/۶۰۰
روپیہ اور مویشی قیمتی -/۲۵۰ روپے ہیں۔ اس کے علاوہ
کچھ اراضی چھور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ جس کا مجھے پورا علم
نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت
جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کا مالک
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔

العبد:۔ بشیر احمد بقلم خود چک چھور ۷۔۱۱
گواہ شد:۔ مسعود بقلم خود چھور چک ۷۔۱۱
گواہ شد:۔ ولایت شاہ " "

نمبر ۹۷۷۸ } میں عبدالوہاب ولد چوہدری
غلام قادر صاحب عمر ۲۲ سال
ساکن اسلامیہ پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ
آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد
اس وقت کوئی نہیں۔ میں مبلغ -/۹۰ روپے آمد کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے
مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالوہاب خان ۷۱ وڈیالہ روڈ شنکر سٹریٹ رام نگر
چوبرجی لاہور۔
گواہ شد:۔ چوہدری غلام قادر خان
" :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۰۳۰۱ } میں محمد بی بی بنت مرزا
خان صاحب مرحوم عمر ۶۰ سال
ساکن ادرحمہ ڈاک خانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و
حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں۔ میری جائداد و ترکہ زیورات طلائی قیمتی

-/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے
کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی
صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ محمد بی بی ادرحمہ ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ حمیدہ بیگم قائم مقام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ادرحمہ
" :۔ خدا بخش سیکرٹری وصایا۔
" :۔ عبدالحمید امیر جماعت احمدیہ ادرحمہ۔

نمبر ۱۲۵۹۳ } میں آمنہ بیگم زوجہ شیخ
نذیر احمد صاحب عمر ۱۶ سال
ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی
ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۹ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر -/۵۰۰ روپیہ۔ زیور طلائی ۴ تولہ دس ماشہ
قیمتی -/۴۸۲ روپے میں اپنی کل جائداد قیمتی -/-/۹۸۲
روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائداد ثابت
ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

العبد:۔ آمنہ بیگم بقلم خود معرفت فضل محمد نذیر احمد کلاتھ مرچنٹ
صدر بازار۔ اوکاڑہ
گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال
" :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔
" :۔ نذیر احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۲۵۳۵ } میں محمد عبداللہ خاں ولد نذیر محمد
خاں صاحب پٹھان عمر ۴۱ سال
ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج
بتاریخ ۱۳/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد
ایک مکان پختہ جو تین بھائیوں اور دو بہنوں کا مشترکہ
قیمتی -/۴۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد مع الاؤنس وغیرہ -/۱۳۲ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور بھی کوئی جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد:۔ محمد عبداللہ خان ڈرافٹسمین مکان F-1363
راولپنڈی

گواہ شد:۔ عبداللہ خان جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی
" :۔ رشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۳۳۹ میں نورنگ خان ولد بڈھا خان صاحب عمر ۴۰ سال ساکن نورنگ ڈاکخانہ محمد آباد ضلع اسٹیٹ تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/۱۵/ روپے ہے۔ میں تازیست رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا نورنگ خان گواہ شد محمد علی تھری
گواہ شد:۔ غلام حیدر خان بقلم خود مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

نمبر ۱۲۷۰۳ میں سردار بیگم زوجہ بابو عمر دین صاحب عمر ۳۵ سال ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر -/۵۰۰ روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ -/۵۰ روپے کی وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ دستم یکمشت میں ادا کر دیتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ سردار بیگم زوجہ عمر دین ہیڈ کلرک ہیڈ مرالہ ڈویژن ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر لعل دین انچارج کینال ڈسپنسری ہیڈ مرالہ
" :۔ عمر دین خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۱۰۲۳ میں نذیر محمد صاحب ولد تاج دین صاحب عمر ۲۲ سال ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد گیارہ ایکڑ اراضی قیمتی -/۸۸۰۰ روپیہ ایک رہائشی مکان خام قیمتی -/۶۰۰ اور ایک حویلی قیمتی -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کل جائداد قیمتی -/۹۸۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کا وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود نذیر محمد
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال
" :۔ عبدالمجید امیر جماعت احمدیہ ادرحمہ
" :۔ خدابخش بقلم خود سیکرٹری مال۔

نمبر ۱۲۷۱۴ میں سید مبارک علی ولد سید جھنڈے شاہ صاحب مرحوم عمر ۴۰ سال ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت صرف میری ماہوار آمد -/۷۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ مبارک علی شاہ
گواہ شد:۔ صوبیدار محمد حسین سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ
گواہ شد:۔ M.T. Farooq wireless station Malir Karachi
کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۲۲۴ میں صوبیدار حبیب الرحمٰن ولد محمد عثمان خان صاحب عمر ۴۰ سال ساکن ایرانہ خورد ڈاک خانہ ایرانہ کلاں ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۸-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ -/۸/۱۰۲ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔

العبد:۔ حبیب الرحمٰن صوبیدار ۲/۴ پنجاب رجمنٹ حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد:۔ ماسٹر رحمت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد:۔ عبدالحمید آصف۔

نمبر ۱۰۸۹ میں محمد یوسف خاں اسلم ولد محمد حسین صاحب عمر ۳۴ سال ساکن مالوکے ڈاک خانہ قلعہ صوبہ سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۸-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد بمبلغ -/۱۲۰۰ روپے نقد ہے اور بمبلغ -/۲۶ روپے ماہوار آمد ہے۔ بذریعہ تجارت ہے میں اس نقد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ محمد یوسف خان۔

گواہ شد:۔ محمد یوسف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مالوکے ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ عزیز احمد شد ولد سلطان محمد مالوکے ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۰۸۶ میں محمودہ بیگم زوجہ منشی محمد یوسف خاں صاحب عمر ۲۶ سال ساکن مالوکے ڈاک خانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۸-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر بمبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔

الامتہ:۔ محمودہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد یوسف سیکرٹری مال مالوکے ضلع سیالکوٹ

" :۔ محمد یوسف خاں اسلم خاوند موصیہ

نمبر ۱۲۱۵۹ میں زبیدہ بیگم زوجہ ملک عبدالرشید صاحب عمر ۴۵ سال ساکن اسلام پورہ لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ پانچ تولہ زیور طلائی قیمتی -/۵۰۰ روپیہ نقد جو خاوند کے ذمہ ہے۔ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے متروکہ پر بھی میری وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا زبیدہ بیگم۔

گواہ شد:۔ عبدالقادر صاحب مہاجر لائل پور اسلام پورہ

" :۔ ملک عبدالمجید "

نمبر ۱۲۷۷۱ میں عبداللطیف ولد مولوی محمد عبداللہ صاحب عمر ۲۷ سال ساکن جڑانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۰/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت بذریعہ زرگری مبلغ -/۰ روپیہ ماہوار میں ادا کرتا رہوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میراترکہ ثابت ہو۔ اس کا بھی ١/١٠ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگا۔

العبد :۔ عبداللطیف احمدی زرگر جڑانوالہ ضلع لائلپور

گواہ شد :۔ ڈاکٹر محمد انور نائب امیر جماعت احمدیہ "

" :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ١٠٧٠٩ میں عبدالحکیم ولد حاجی محمد عبداللہ صاحب عمر ٧٠ سال ساکن میانوالی ڈاکخانہ گھوکھروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٢٢ ٥/٤٩ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ بذریعہ دستکاریاں ماہوار آمد اندازاً -/٣٠ روپے پر ہے۔ میں آمدنی کا ١/١٠ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی، تو اس کا ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :۔ عبدالحکیم بقلم خود ماسٹر محمد شریف بقلم خود میانوالی خانانوالی۔

گواہ شد :۔ عنایت اللہ صاحب کاہلوں بقلم خود

" :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ١٠٨٧٤ میں محمد ولد بہاول صاحب عمر ٥٤ سال ساکن ١٣٥/ج ب کچھیاں والہ ڈاکخانہ چک ٤٩/ج ب نڑا بائمہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس ٢٥ ٧/٤٩ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد سوا سات کیلہ نہری اراضی ہے جسمیں صرف ایک زمین قابل کاشت ہے۔ اس کی قیمت -/٢٠٠٠ روپے ہے۔ اور نقد -/٢٥٠٠ روپے ہے میں مندرجہ بالا جائداد کی ١/٩ حصہ کی وصیت یا قاعدہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کا ١/٩ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔

العبد :۔ نشان انگوٹھہ محمد ولد بہاول

گواہ شد :۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال

" :۔ مولوی احمد علی واقف زندگی دیہاتی مبلغ

نمبر ١٠٠١١ میں احمد دین ولد چوہدری صدر دین صاحب عمر ٤٣ سال ساکن ککرالی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان ایمن آباد محلہ بستی قیمتی -/٥٠٠ روپیہ ایک مکان واقع ککرالی قیمتی -/١٠٠٠ روپیہ ہے۔ اور ماہوار آمدنی مبلغ -/٤٦ روپے ہے۔ میں جائداد غیر منقولہ اور ماہوار آمدنی کا ١/١٠ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ تو اس کا ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :۔ احمد دین نائب مدرس ہریہ والہ بقلم خود

گواہ شد :۔ محمد یوسف سیکرٹری تعلیم و تربیت محلہ انچھورہ

" :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر میں محمد نسیم ولد خان بہادر محمد حسین صاحب عمر ٤٩ سال ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٢/٤٩ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ غیر معمولی حالات کی وجہ سے کراچی سے الہ آباد سے آیا ہوں۔ اور فی الحال کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے۔ آئندہ آمدنی جائداد کا دسواں حصہ وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت بقدر جائداد ثابت ہو۔ اس پر دسواں حصہ کی وصیت حاوی ہو گی۔

العبد :۔ محمد نسیم بیرسٹر ایٹ لاء ہمز والا بھاتی لورنز روڈ روڈ اپر سندلوہ کالونی کراچی ٥

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد :- مرزا رفیع محمد سیکرٹری وصایا کراچی شہر

" :- عبدالحی رامہہ

" :- فضل احمد

نمبر { میں محمد علی ولد چودھری نواب دین صاحب عمر ۴۲ سال ساکن بنوں

چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی ۸۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق انجمن احمدیہ قادیان داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائداد منقولہ میری متروکہ ہو۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :- چوہدری محمد علی بقلم خود سپلائی ڈپو بنوں۔

گواہ شد :- صاحبزادہ محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔ گواہ شد :- صوبیدار سید محمود احمد سپلائی ڈپو بنوں۔

نمبر ۱۱۶۴۵ { میں عائشہ زوجہ خان عبدالجبار خانصاحب عمر ۴۲ سال ساکن

بلاک نمبر ۹ سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی پندرہ تولے قیمتی ۵۰۰/- روپے حق مہر ۳۲/- روپے ہے۔ میں اس رقم مندرجہ بالا کی ۵۳۲/- روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو انجمن مرکز اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد :- نشان انگوٹھا عائشہ بیگم وصیہ

گواہ شد :- عبدالجبار خان خاوند وصیہ بلاک ۹ سرگودھا

" :- عبدالستار خان بلاک ۹ سرگودھا۔

نمبر ۱۲۷۵۹ میں سیٹھ محمد اسماعیل ولد سیٹھ

اللہ بخش عمر ۶۰ سال ساکن مکان نمبر ع 348 راولپنڈی شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد نصف کنال زمین واقع ربوہ قیمتی ۱۳۷۵/- روپے ہے۔ فی الحال بیکار ہوں جب میں کوئی کاروبار شروع کروں گا۔ تو اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اپنی جائداد غیر منقولہ مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور میری مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اسکا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد :- سیٹھ محمد اسماعیل مکان ع 348 راولپنڈی

گواہ شد :- محمد ابراہیم راولپنڈی۔

" :- کمال الدین بقلم خود

نمبر ۱۲۷۸۶ { میں رشیدہ بیگم زوجہ جمعدار شرافت احمد خان عمر ۳۰ سال

ساکن راولپنڈی مکان نمبر 497 .Q بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہیں۔ اور دو عدد کانٹے وزنی گیارہ ماشہ قیمتی ۱۰۶/- روپیہ میں اپنے مہر اور زیور کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائداد بھی ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامتہ :- رشیدہ بیگم بقلم خود مکان نمبر 497 .Q راولپنڈی

گواہ شد :- شرافت احمد خان راولپنڈی

" :- ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳۴ (اخلاقِ فاضلہ)

پہلی جنگِ عظیم جو ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک رہی جب انگریزوں نے اپنے دشمن پر فتح حاصل کرلی۔ تو اس پر بے پناہ ظلم ڈھائے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مظلوموں کے دلمیں حسد کی آگ سلگتی رہی۔ جو جنگ دوم کی صورت میں دنیا کے سامنے معرضِ وجود میں آئی۔ جس کی تباہی اور بربادی کے آثار اب تک موجود ہیں۔ انگریزوں نے اپنے سابقہ کردار اور اس کے تباہ کن انجام کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے دوسری جنگ کے اختتام پر پھر اپنے دشمن سے وہی سلوک کیا۔ جس کے انجام میں ایک تیسری عالمگیر جنگ کے تاریک و تار بادل ہمارے اوپر منڈلا رہے ہیں۔ الغرض دنیا میں الگ باہم اخوت و اتحاد اور امن و امان قائم ہوسکتا ہے۔ تو وہ صرف اعلےٰ اخلاق سے ہوسکتا ہے۔ بالخصوص احمدیہ جماعت کے پرواتوں کے لئے از بس ضروری ہے۔ کہ اس پر عمل پیرا ہوں۔ تاکہ دوست و دشمن کو جلد سے جلد مسیح کے پرچم کے نیچے اکٹھا کرسکیں۔ اور اسلام کا پودا جس کی آبیاری کسی وقت خون سے کی گئی تھی۔ بار آور ہوسکے۔ اور دنیا کے اس شیریں پھلوں سے متمتع ہوسکے۔ یہ تو ظاہری ہے۔ کہ ہر ایک احمدی خاتون اور احمدی بھائی علمیت کے لحاظ سے تبلیغ کی اہلیت نہیں رکھتا۔ مگر میں دعوے سے عرض کرتی ہوں۔ کہ اعلےٰ اخلاق سے ہر ایک اس فرض کو بخوبی سر انجام دے سکتا ہے۔ دنیا جو آج ہمارے خون کی پیاسی ہے۔ ہمارے اعلےٰ اخلاق سے ہماری طرف کھچی ہوئی آئے گی۔ اور اپنا مال جان اور اولاد سب کو اشاعتِ اسلام کے لئے پیش کردیگی۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری بعض احمدی بہنیں ایسی بھی ہیں۔ جو یا تو امارت و دولت اور ثروت کے گھمنڈ سے یا کسی اور غلط فہمی کی وجہ سے ایک دوسرے سے زبانی تو تو میں میں کرنا بھی کسرِ شان خیال کرتی ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ اس سے تو دوسروں کے دلوں سے ان کی وقعت جاتی رہتی ہے۔ امیر کی بداخلاقی صرف اس کی اخلاقی کمزوری تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ بعض دفعہ کمزور ایمان کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی ہوجاتی ہے۔ اب آپ خود خیال فرمادیں۔ کہ مغرور بہنیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باعثِ ننگ ہیں۔ یا باعثِ فخر ——— وہ سلسلہ کی دشمن ہیں۔ سلسلہ کی دشمن نہیں۔ بلکہ مسیح موعود کی دشمن ہیں۔ اور مسیح موعود کی دشمن نہیں۔ بلکہ ہمارے محبوب آقا رسول کریم صلعم کی دشمن ہیں۔ اور آنحضور کی دشمن ہی نہیں۔ بلکہ خدا کی دشمن ہیں۔ کیونکہ ان کی بداخلاقی نے ایک انسان کو راہِ مستقیم سے ہٹا کر ذلت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اب خدا کے دشمن کی جو سزا ہے۔ وہ آپ سب پر روشن ہے۔

پیاری بہنو! گوشِ ہوش سے سنو۔ کہ آج دنیا کے تختہ پر آپ کا درجہ اللہ کے نزدیک بہت بلند ہے اپنی حیثیت اور وقعت کو پہچانو۔ اور اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرو۔ جس نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس امانت کی قدر کرو ——— کیا یہ کوئی معمولی بات ہے۔ کہ خداوند کریم نے آپ کو اپنی امانت کیلئے امین منتخب کیا۔ آپ رات دن بھی اگر سربسجود ہو کر ناصیہ فرسائی کرتے کرتے زمین میں گڑھے ڈالدیں۔ تب بھی اس احسانِ خداوندی کا کماحقہٗ شکر ادا نہیں کرسکیں گی۔ آج سے عہد کریں۔ کہ آپ ہمیشہ اپنے قول و فعل میں خلق کو نمایاں طور پر محفوظ رکھینگے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم خلق کے زیور سے اس طرح آراستہ ہوں۔ اور اس طور پر ہم اسے اپنا شعار بنالیں۔ کہ بغیر اس کے کہ ہم اپنی احمدیت کا اظہار کریں۔ ہر عورت ہمیں ہمارے طور و اطوار سے ہی احمدی کہہ دے۔

ممتاز بیگم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۰۲ D ماڈل ٹاؤن لاہور نے مصباح کے پچیس خریدار بنائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی اس سعی کی قدر کرے۔ اور جزائے خیر عطا فرماوے۔ آپ نے خریدار بنانے میں جس ہمت و تعاون کا آپ نے اظہار فرمایا ہے۔ اگر تمام لجنات کی صدر ہمارے ساتھ ایسا ہی تعاون فرمائیں۔ تو رسالہ "مصباح" بہت جلد بام عروج کو پہنچ سکتا ہے۔

۲۔ محترم ابوالفضل محمود صاحب کراچی نے بھی تین خریدار بنائے ہیں۔

فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ)

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

★

ہمارا عہد

میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں
کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مرکز مقرر فرمایا ہے
میں اس کے پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہونگا
اور اس مقصد کو کبھی اوجھل نہیں ہونے دونگا۔ اور میں اپنے
نفس اور اپنے بچوں اور اگر خدا کی مشیت یہی ہو۔ تو
اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا
کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی
کرنے کے لئے تیار رہیں ؛

اے خدا تو مجھے اس عہد پر قائم
رہنے اور اس کو پورا کرنے کی
توفیق عطا فرما۔
اللّٰھم آمین!